ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ - شمارہ ۲

بنگلہ دیش میں
ایک بڑے قادیانی قلعے
کی فتح

مرزا طاہر کا
آسمانی چیلنج اور ہمارا
جوابی چیلنج

شادن لنڈ میں
۴۰ قادیانیوں کا
قبول اسلام

مانسہرہ میں
شیزان کی
ناکہ بندی

سعودی حکومت نے
شیزان کے بارے میں
وضاحت طلب کرلی

روح افزا کے عناصرِ اربعہ
پنجاب کے پھل اور آبِ صحت بخش، سرحد کے
گلِ بہار، بلوچستان کے گلاب، سندھ کے
سبزہ ہائے خاص اور باغِ پاکستان سے نباتات
روح افزا کے خواصِ خمسہ
رنگ، خوشبو، ذائقہ، تاثیر اور معیار
آفتابِ عالم تاب از مشرق تا مغرب عنوانِ صحتِ جاں ہے اور روشنی بہ داماں ہے۔ روح افزا از مشرق تا مغرب راحتِ جاں ہے اور حواسِ خمسہ کی بیداری کا سامان ہے۔
تازگیٔ روح کے لیے پاکستان میں گھر گھر روح افزا کا استعمال روایت اور ثقافت ہے۔
مشرق ہو کہ مغرب، ہر ملک اس کا طلب گار ہے۔
بچہ ہو کہ بڑا، ہر ایک روح افزا کا شیدائی ہے
اور یہی انفرادیت مشروبِ مشرق کی وجہِ پذیرائی ہے۔
مشروبِ مشرق روح افزا
روحِ پاکستان
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
اوّلِ اخلاق
تہذیب، روحِ معاشرہ ہے

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
انٹرنیشنل

جلد ۶ | ۱۵ تا ۲۱ شوال ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ جون ۱۹۸۷ء | شمارہ ۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے —— ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے —— فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز —— ۴۲۵ روپے
افریقہ —— ۳۷۵ روپے
یورپ —— ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا —— ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا —— ۳۷۵ روپے
سنگاپور —— ۳۷۵ روپے
جاپانا —— ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ —— ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا —— روپے
عربی ممالک —— روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب —— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب —— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب —— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب —— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب —— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب —— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب —— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد —— محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ —— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ —— ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری —— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور —— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ —— حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ —— غلام حسین
ٹنڈو آدم —— محمد راشد مدنی
پشاور —— مولانا نور الحق نور
لاہور —— طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ —— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد —— مولوی فقیر محمد
لیہ —— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان —— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان —— فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ —— محمد متین خالد
ملتان —— عطاء الرحمان
سرگودھا —— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ —— نذیر احمد بلوچ
گجرات —— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر —— قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ —— چوہدری محمد شریف نکودری
فی جی —— قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی —— قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا —— ہدایت اللہ
ہالینڈ —— اسماعیل قاضی
کینیڈا —— آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ —— اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ —— اسماعیل ناخدا
برطانیہ —— محمد اقبال،
اسپین —— راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک —— محمد ادریس
ناروے —— میاں اشرف جاوید
افریقہ —— محمد زبیر افریقی
ماریشس —— محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس —— عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش —— محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا —— طابع سید شاہد حسن —— مطبع القادر پرنٹنگ پریس —— مقام اشاعت: ۲۰/ اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

بہاولنگر جھنگ اور سرگودھا کے مجاہدین کو مبارکباد

قادیانی زندیق اور مرتد مرزا قادیانی کے ایک خود ساختہ الہامات کے مجموعے "تذکرہ" کو قرآن کا درجہ دیتے ہیں۔ قادیان کو ارض حرم (یعنی خانہ کعبہ) اُمت مسلمہ کو نقل مسلمان کہتے ہیں قرآن پاک اور مسلمانوں کے قبلے کے مقابلے میں نیا قبلہ بنانے کے بعد مسلمانوں کے کلمہ طیبہ پر غاصبانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ اپنی دکانوں اور مکانوں پر قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ نمایاں طور پر لکھواتے ہیں اور ساتھ ہی دیگر شعائر اللہ کا بھی استعمال کرتے ہیں الغرض ہر وہ کام کرتے ہیں جو مسلمانوں کے مخصوص ہیں ان کا مقصد دھوکا دینا ہی نہیں بلکہ اشتعال انگیزی بھی ہے۔

قادیانی از روئے شریعت اور از روئے ملکی قانون کافر، مرتد اور زندیق ہیں کسی کافر مرتد زندیق کو یہ حق نہیں پہنچا کہ وہ اپنی نا کام قیام گاہوں اور ناپاک وجود پر قرآنی آیات ہائے کریمہ اور کلمہ طیبہ کو آویزاں کرے۔ آج سے چند سال پہلے کی بات ہے کہ سعودی عرب میں کسی گروہ نے خانہ کعبہ پر قبضہ کر لیا تھا اور ان کا بھی قادیان کی طرح یہ دعویٰ تھا کہ ہم اصل مسلمان ہیں۔ لیکن سعودی حکومت نے ان محصورین کی اشیائے ضرورت بند کیں تاکہ وہ قبضہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے قبضہ نہ چھوڑا جس کے بعد خانہ کعبہ میں پانی چھوڑا گیا اور بعد ازاں ان سب کو قتل کر کے خانہ کعبہ کی حفاظت کی گئی بعینہٖ اسی طرح قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے اسلامی شعائر قرآن پاک اور کلمہ طیبہ کو ہتھیانا چاہتے ہیں۔ ایسے میں ان کافر، مرتد اور زندیقوں سے قرآن پاک، اسلامی شعائر اور کلمہ طیبہ کو بچانا اور ان کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض اور لازم ہو جاتا ہے

حفاظت قرآن پاک، حفاظت اسلامی شعائر، حفاظت کلمہ طیبہ اور حفاظت عقیدہ ختم نبوت کی ملک میں زبردست تحریک جاری ہے اس تحریک میں اندرون سندھ کے غیور اور بہادر عوام کا حصہ سب سے زیادہ ہے حفاظت کی جو تحریک سندھ کے عوام نے شروع کی تھی اب وہ ملک کے دوسرے صوبوں میں پھیلتی جا رہی ہے گذشتہ سال مردان میں صوبہ سرحد کے عوام نے جو کارنامہ انجام دیا وہ ایک قابل فخر کارنامہ تھا۔ اس کے بعد شاہینوں کے شہر سرگودھا کے عوام اس وقت میدان میں آئے جب قادیانیوں نے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی بے حرمتی شروع کر دی۔ اب سرگودھا میں کوئی قادیانی زندیق کا گھر یا دکان ایسی نہیں ملے گی۔ جہاں کلمہ طیبہ آویزاں ہو۔ البتہ ایک بدخصلت ایڈوکیٹ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کبھی کبھی کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کرتا ہے تو شبان ختم نبوت کے جیالے اس کے تعاقب میں پہنچ جاتے ہیں۔

سرگودھا کے بعد انتہائی زور دار میں حفاظت کلمہ و اسلامی شعائر کی یہ تحریک بہاولنگر میں شروع ہوئی وہاں کے غیور نوجوان تاجر، علماء و طلباء و غرض ہر مکتبہ فکر کے مسلمان اس وقت میدان میں آئے جب وہاں کی انتظامیہ نے بار بار کی یاد دہانیوں کے باوجود کوئی توجہ نہ دی۔ مجلس عمل بنی، نوجوانوں اور طلباء نے ختم نبوت یوتھ فورس قائم کی اور ڈائریکٹ ایکشن کا اعلان کر دیا۔ جب ختم نبوت کے جیالوں نے حفاظت کلمہ و قرآن کے لئے جلسے جلوس اور ہڑتال کا اعلان کیا تو بزدل قادیانی اپنے پیشوا مرزا طاہر کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بہاولنگر کے عوام اور نوجوانوں نے کسی قسم کا جانی اور مالی نقصان کئے بغیر قادیانیوں کی دکانوں اور مکانوں سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات ہائے کریمہ محفوظ کر لیں۔ آج اول تو کوئی قادیانی وہاں نظر نہیں آتا اگر یہ پتہ چلے کہ وہ اب بھی کلمہ طیبہ کی توہین یا بے حرمتی کر رہا ہے یا نہیں اور کسی نے کی بھی تو حفاظت کلمہ قرآن کی اس تحریک کا انداز بھر نالہ ہو گا۔ کیونکہ بہاولنگر کے نوجوانوں نے ہر قیمت پر حفاظت کلمہ قرآن کی تحریک کو کامیاب کرنے کا عزم مصمم کر لیا ہے۔

گذشتہ ماہ جھنگ میں بیداری کی زبردست لہر اٹھی وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انجمن سپاہ صحابہؓ کے نوجوانوں نے جھنگ انتظامیہ کو قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی بے حرمتی کی طرف توجہ دلائی متعدد درخواستیں حکام کو دی گئیں لیکن جھنگ کی انتظامیہ ٹس سے مس نہ ہوئی شاید وہ بیچاری ربوہ کی ناراضگی مول لینا نہیں چاہتی

تھی۔ کیونکہ ربوہ جھنگ ہی کا حصہ ہے۔

بالآخر ختم نبوت اور سپاہ صحابہؓ نے اہل سنت کی آواز مولانا حق نواز کی قیادت میں جامعہ محمودیہ میں عظیم الشان جلسہ کیا۔ جلسہ کیا تھا عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور دوسرے اہل حدیث رہنماؤں کی شہادت کا واقعہ ابھی تازہ تازہ ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں بھی احتجاج کرنا تھا دوسری طرف قادیانیوں سے کلمہ طیبہ کی حفاظت کرنے کے لیے الٹی میٹم کا آخری وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس لیے جلسہ کے بعد تاریخی جلوس نکلا جو ایوب چوک پہنچا وہاں ایک قادیانی کا مکان تھا اس سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا۔ اس کے بعد متعدد جلوس پورے شہر میں پھیل گئے اور قادیانیوں کے مکانوں دکانوں اور عبادت گاہوں سے کلمہ محفوظ کر لیا۔ قادیانیوں نے کئی مرتبہ کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی کوشش کی۔ لیکن ختم نبوت اور سپاہ صحابہؓ کے جیالوں کے مقابلے میں قادیانی زندیقوں کو منہ کی کھانا پڑی۔ ہم نہ صرف جھنگ کے نوجوانوں بلکہ بہاولنگر، سرگودھا، مانسہرہ اور جن علاقوں کے مسلمان بھی اس سلسلہ میں سرگرم ہیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں؟

اس وقت ملک میں تمام اسلامی مکاتیب فکر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کر رہے بعض حلقوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ بائیکاٹ کی یہ اپیل اس لحاظ سے "جائز نہیں" کہ یہ مصنوعات بہرحال پاکستانی ہیں اور ان کے استعمال یا فروغ سے ملک کو فائدہ پہنچے گا۔ سوچنے اور سمجھنے کا یہ انداز صحیح نہیں اور ضروری ہے کہ اس کے پس منظر میں موجود اسلامی اور ملکی مفاد کی توجیہہ و تشریح کر دی جائے۔

پاکستان کے علاوہ تمام عالم اسلام میں غیر مسلم ممالک اور غیر مسلموں کی ہزارہا مصنوعات استعمال ہو رہی ہیں اور اس کی وجہ صاف ہے کہ ان کے بنانے والے اعلانیہ طور پر اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں اور وہ کاروبار صرف کاروبار کے نقطۂ نگاہ سے کرتے ہیں، اس کے برعکس قادیانیوں کی پوزیشن پاکستان میں قطعی مختلف ہے جس کے بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہیں ——— قادیانی / لاہوری پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ کی شق ۳ کے مطابق غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آئین کے آرٹیکل ۱۰۶ (۳) کی ترمیم کے مطابق قادیانی یا لاہوری گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

علمائے امت کے فتاویٰ اور پاکستانی آئین کی مندرجہ بالا دفعات کے مطابق قادیانی / لاہوری گروہ کے افراد دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان گروہوں نے اپنی روایتی اور تاریخی منافقت کو بروئے کار لاتے ہوئے ابھی تک اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا اور واضح طور پر غیر مسلم ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو "مسلمان" ظاہر کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی اس منافقت کے پیش نظر ——— اُمت اسلامیہ کے لیے کئی طرح کے خطرات اور خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔

- قادیانی / لاہوری گروہ ——— اپنی آمدنی کا غالباً ۱۰ فیصد حصہ اپنے مراکز کو دیتے ہیں اور ان کا یہ سرمایہ عالم اسلام میں خصوصی طور پر اور دوسری دنیا میں عمومی طور پر ۔ ان کی ریاکارانہ اور غیر اسلامی تبلیغ پر خرچ ہو رہا ہے جس سے دنیا کے بعض حصوں کے سیدھے سادھے لوگ متاثر ہو کر قادیانیت کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں۔
- قادیانی / لاہوری جماعتیں جو در اصل سیاسی جماعتیں ہیں۔ اپنے مذموم عزائم اور در پردہ سیاسی سازشوں کو بروئے کار لانے کے لیے انہیں مصنوعات اور کارخانوں سے حاصل کردہ رقوم کے ذریعے عالم اسلام میں سازشوں اور فتنوں کا جال پھیلا رہی ہیں جب تک ان جماعتوں کو اقتصادی اور معاشرتی محاذ پر کمزور نہیں کر دیا جاتا ان کی یہ سازشیں رک نہیں سکتیں۔
- قادیانی / لاہوری گروہ آزادی کے سے اب تک پاکستان میں اپنے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لیے خطرناک کھیل کھیل رہا ہے۔ پاکستان کی آزادی کو (خدانخواستہ) عارضی قرار دینے، بلوچستان / سندھ کے صوبوں کو "اپنا" بنانے "معتدد سیاسی اور دینی شخصیتوں کو راستے سے ہٹانے، دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی تبلیغ کرنے، اسرائیل میں اپنا مرکز سازش مضبوط بنانے اور ایسے ہی کئی خطرناک اقدامات کرنے کی وجہ سے، اسلام اور مسلمانوں کے لیے یہ گروہ ہر جگہ اور ہر مقام پر فوری اور ضروری احتساب کی ضرورت بن گیا ہے۔
- قادیانی جماعت کا سربراہ ایک عرصہ سے لندن بھاگ گیا ہے اور وہاں پر بیٹھ کر پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف مغربی اقوام میں غلط پروپیگنڈا کر رہا ہے اس کے ساتھ ہی وہاں کا قادیانی مرکز پاکستان کے لیے مختلف قسم کی سازشوں کا ذریعہ بن گیا ہے۔

قادیانیوں / لاہوریوں کی واضح غیر اسلامی حیثیت اور مندرجہ بالا حالات و واقعات کے پیش نظر [illegible] اور اسلامی جماعتوں کے دیگر قابل تعظیم رہنما اس بات پر اُمت مسلمہ کی تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں میں قادیانی جماعت کے مذموم سیاسی مقاصد کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی ہے جسے ہر مسلمان کو فوراً اختیار کر لینا چاہیے۔ قادیانیوں کی مصنوعات کا ہر جگہ پر اس

باقی صفحہ ۳۰ پر

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

زندگی بہرحال ختم ہونے والی چیز ہے، اور مرنے کے بعد وہی کام آتا ہے جو اپنی زندگی میں آدمی کر لے۔ زندگی کے ان لمحات کو بہت غنیمت سمجھنا چاہیے، اور جو چیز ذخیرہ بنائی جا سکتی ہو اس میں کسر نہ چھوڑنی چاہیے اور بہترین چیزیں وہ ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔ میرے بزرگو اور دوستو! وقت کو بہت غنیمت سمجھو اور جو ساتھ لے جانا ہے، لے جاؤ، بعد میں نہ کوئی باپ پوچھتا ہے نہ بیٹا، سب چند روز رو کر چپ ہو جائیں گے۔ بہترین چیز صدقہ جاریہ ہے۔

تیسری چیز حدیث بالا میں یہ ذکر فرمائی ہے کہ اللہ جل شانہ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد رسی کو پسند کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ جل شانہ اس پر رحم نہیں فرماتے جو آدمیوں پر رحم نہیں کرتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مصیبت زدہ عورتوں کی مدد کرتا ہے یا غریب کی مدد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کوشش کرنے والا ہو، اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ اور وہ ایسا ہے جیسا کہ تمام رات نفلیں پڑھنے والا ہو کہ ذرا بھی سستی نہیں کرتا اور وہ ایسا ہے جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی افطار نہ کرتا ہو (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو زائل کرتا ہے اللہ جل شانہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبت کو زائل کرتا ہے اور جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے کو سہولت پہنچاتا ہے اللہ جل شانہ اس کو دنیا اور آخرت کی سہولت عطا فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہے (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ کی تمام عمر خدمت (عبادت) کی ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت کو حاکم تک پہنچائے تو اس کی پل صراط پر چلنے میں مدد کی جائے گی جس دن کہ اس پر پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کیا کریں، ان کے کاموں میں مدد دیا کریں۔ یہ لوگ قیامت کے سخت دن میں بے فکر ہوں گے، ان کو کوئی خوف نہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مضطر بھائی کی مدد کرے حق تعالیٰ شانہ اس کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی اپنی جگہ نہ ٹھہر سکیں گے (یعنی قیامت کے دن) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی کسی کلام سے اعانت کرے یا اس کی مدد میں چلائے حق تعالیٰ شانہ اس پر تہتر رحمتیں نازل فرماتے ہیں جن میں سے ایک میں اس کی دنیا اور آخرت کی درستگی ہے اور بہتّر آخرت میں رفیع درجات کے لیے ذخیرہ ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث اس قسم کے مضامین کی صاحب "کنز العمال" نے نقل کی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں، ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جب بدن کا کوئی عضو ماؤف ہو جاتا ہے تو سارے اعضاء جاگتے ہیں، بخار میں اس کا ساتھ دیتے ہیں (مشکوٰۃ) یعنی جیسا کہ ایک عضو کی تکلیف سے سارے اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں مثلاً ہاتھ میں زخم ہو جاتا ہے تو پھر کسی عضو کو بھی نیند نہیں آتی سب کو جاگنا پڑتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کی اکراہٹ سے سارے بدن کو بخار [illegible]، اسی طرح ایک مسلمان کی تکلیف سے سب کو بے چین ہو جانا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رحم کرنے والے آدمیوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے تم ان لوگوں پر رحم کرو جو دنیا میں ہیں، تم پر وہ رحم کریں گے جو آسمان میں ہیں۔ اس سے حق تعالیٰ شانہ بھی مراد ہو سکتے ہیں اور فرشتے بھی۔ ایک حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو، اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہو (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے جو شخص میری امت میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرے تاکہ اس کو خوشی ہو، اس نے مجھ کو خوش کیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ جل جلالہ کو خوش کیا اور جو شخص حق تعالیٰ شانہ کو خوش کرتا ہے وہ اس کو جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرتا ہے اس کے لیے تہتّر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں جن میں سے ایک درجہ سے تو اس کی درستگی ہوتی ہے

باقی صفحہ پر

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

امیر المومنینؒ کے گھر کا ایک سبق آموز منظر

تحریر: ظہیر حسین شاہ ــــ منگلاؤ

عیدالفطر

۹۹ھ کی چاندرات تھی۔ گھر گھر آنے والی عید کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے اچھل اچھل کر اظہار شادمانی کر رہے تھے، کہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیزؒ کا معصوم بچہ دوڑتا ہوا حرم سرا میں آیا اور اپنی ماں سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ ماں اپنے لخت جگر کو اس طرح روتے دیکھ کر گھبرا گئی۔ اس نے اس کے سر کو اٹھایا۔ دوپٹہ کے آنچل سے آنسو پونچھے اور پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا "میرے پیارے بچے کیوں رو رہا ہے؟" بچہ برابر روتا رہا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ ماں نے دوبارہ کہا "میرے لال شاید تجھے پیاس نے بے چین کر رکھا ہے۔ دیکھو میں تجھ سے اسی لئے کہتی تھی کہ روزہ نہ رکھ ابھی تیری بساط ہی کیا ہے۔ مگر تم کب سنتے ہو۔" بچے نے چھوٹے چھوٹے معصوم ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہا "امی جان! مجھے روزہ تو بالکل ہی معلوم نہیں ———— " ماں نے کہا "میرے چاند پھر رونے کی کیا بات ہے۔ دیکھو کل عید ہے۔ امیر المومنین کے ساتھ عیدگاہ جانا ہے۔" بچے نے کہا "امی جان اسی وجہ سے تو رو رہا ہوں، کل عید کے دن جعفر، عباس، خالد، عکرمہ اور دوسرے سب لڑکے اچھے اچھے نئے نئے کپڑے پہن کر عیدگاہ جائیں گے، لیکن آپ نے کہا ہے کہ آپ انہیں کپڑے دھلوا دیں گی۔ اور ہم یہی پرانے کپڑے پہن کر عیدگاہ جائیں گے، نہیں امی جان مجھے تو بڑی شرم آئے گی۔ میں تو عیدگاہ نہیں جاؤں گا۔

بچہ یہ کہہ کر زور زور سے رونے لگا۔ ماں کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے لیکن اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا "میرے لال یہ کون سی بات ہے امیر المومنین کو آنے دو۔ میں ان سے کہہ کر تمہارے لیے بھی اچھے کپڑے بنوا دوں گی۔" ننھے سے بچے کا دل دفور طرب سے لبریز ہو گیا۔ اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں خوشی سے دمکنے لگیں اور کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد امیر المومنین امور سلطنت سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو رفیقۂ حیات نے شکایت کی کہ عیدالفطر سر پر آ گئی ہے سب بچے نئے کپڑے پہنیں گے اور اپنا بچہ نئے کپڑوں کی ضد کر رہا ہے۔ امیر المومنین نے جواب دیا، فاطمہ تمہیں معلوم ہے کہ میں دو درہم روزانہ کا مزدور ہوں، اس قلیل آمدنی میں کھانے پینے کا ہی گزارا مشکل ہوتا ہے۔

"یا امیر المومنین! بچے تو نہیں مانتے! وہ ضد کر رہے ہیں کہ نئے کپڑے پہن کر عیدگاہ جائیں گے۔"

امیر المومنین نے کہا "اگر تمہارے پاس کوئی چیز ہو تو اسے علیحدہ کر کے بچوں کی ضد پوری کر دو۔"

"یا امیر المومنین! جس دن آپ تخت خلافت پر بیٹھے تھے، میرا تو ایک ایک زیور اسی دن علیحدہ کر کے آپ نے بیت المال میں داخل فرما دیا تھا اور فرمایا کہ یہ زیور بیت المال کے روپے سے بنا ہے یتیموں اور مسکینوں کا حق ہے، اب بھلا میرے پاس کیا رکھا ہے جسے میں علیحدہ کر دوں۔"

امیر المومنین سر جھکائے کچھ سوچتے رہے پھر مہتمم بیت المال کے نام ایک رقعہ لکھا کہ میرے ایک مہینے کا حق خلافت پیشگی بھیج دیجئے۔ یہ خط غلام کے ہاتھ بیت المال کے مہتمم کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس کے جواب میں وہ جو کچھ دیں اسے احتیاط سے لے آنا۔ تھوڑی دیر بعد غلام واپس لوٹا، خط کے جواب میں وہ بھی خط لایا تھا، مہتمم نے جواب میں لکھا تھا

"یا امیر المومنین! آپ کا غلام آپ کے ارشاد کی تعمیل کو حاضر ہے، لیکن امیر المومنین کو کیونکر یقین ہوا کہ وہ ایک مہینے تک زندہ رہ سکتے ہیں اور جب یہ یقین نہیں تو پھر غریبوں کے مال کا حق کیوں پیشگی اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔" امیر المومنین یہ پڑھ کر آبدیدہ ہو گئے۔ پھر آپ نے بھراتی ہوئی آواز میں فرمایا، "واللہ، مہتمم نے مجھے ہلاکت سے بچا لیا۔" دوسرے دن کا آفتاب پیغام نشاط بن کر جلوہ افروز ہوا، نسیم سحر کے عطر بیز جھونکے گلہائے عشرت کی بارش کر رہے تھے۔ مرغان خوش الحان تہنیت عید گا رہے تھے۔ غمگین سے غمگین دل کا پیمانہ بھی بادہ … سے لبریز تھا۔ متفکر دماغ بھی کچھ عرصے کے لیے قید افکار سے آزاد ہو گیا تھا۔

دمشق کے بازار رنگ و نور میں ڈوبے ہوئے تھے۔ بچے بوڑھے اور جوان سب عمدہ لباس زیب تن کیے ہوئے دوگانۂ عید ادا کرنے جا رہے تھے۔ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ تاجدار دولت عالیہ بھی اپنے بچوں کے ہمراہ عیدگاہ تشریف لے جا رہے تھے۔ گو آپ کے بچے نئے کپڑے پہنے ہوئے نہ تھے تاہم وہ بہت خوش تھے اس لیے کہ ان کے باپ نے انہیں رات سمجھا دیا تھا کہ "جو بچے دنیا میں صبر و شکر کے ساتھ پرانے کپڑے پہن لیتے ہیں خدا انہیں جنت میں نئے ریشمی لباس پہنائے گا۔"

ان کے باپ نے انہیں رزق حلال کی اہمیت اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا راستہ سمجھا دیا تھا۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب ○ حیات و خدمات

محمد اسماعیل شجاع آبادی

نام علی (رضی اللہ عنہ)، لقب اسد اللہ، حیدر، مرتضیٰ، کنیت ابوالحسن، ابوتراب۔

آپ رضؓ رشتہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا جناب ابو طالب عبد مناف کے فرزند ارجمند اور آپ کے چچیرے بھائی ہیں۔ آپ رضؓ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد تھیں جو مسلمان ہو گئی تھیں اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ بچپن سے ہی سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرورش پاتے رہے۔ اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب سے پیاری اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ رضؓ کے نکاح میں دے کر شرف دامادی سے سرفراز فرمایا۔ حضرت فاطمہ رضؓ سے آپ رضؓ کی اولاد ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے اعلیٰ درجے کے فصیح و بلیغ اور خطیب سمجھے جاتے تھے شجاعت اور بہادری میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو آپ کو بستر رسول پر محو استراحت رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ رضؓ کا قد مبارک پست، جسم فربہ، پیٹ بڑا، اور داڑھی لمبی تھی کہ پورے سینہ کو گھیر لیتی، آپ رضؓ کا رنگ گندم گوں تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسرا نکاح نہیں فرمایا، ان کی رحلت کے بعد دوسرے نکاح کئے۔ حضرت فاطمہ رضؓ کے بطن مبارک سے دو صاحبزادے حسن رضؓ، حسین رضؓ اور دو صاحبزادیاں حضرت زینب رضؓ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں اور دوسری ازواج سے ستائیس لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئی لیکن نسب حضرات حسنین کریمین، محمد الاکبر، عباس اور عمر (رضی اللہ عنہم) سے چلا۔

نہایت زاہدانہ زندگی بسر فرماتے تھے۔ ہر معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے۔ مزاج مبارک میں خوش طبعی اور ظرافت بھی تھی۔ تمام غزوات میں سوائے غزوہ تبوک کے شریک رہے اور شجاعت اور بہادری کے خوب جوہر دکھلائے۔ چنانچہ غزوہ بدر میں کئی ایک کفار آپ کی تلوار سے جہنم رسید ہوئے۔

غزوہ احد میں بھی جانثاری اور جانبازی کے عظیم الشان مظاہرے کیے۔ غزوہ خیبر میں علم آپ رضؓ کے سپرد کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت سے سرفراز فرمایا۔ غرضیکہ سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے

۹ ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ کیا۔ تو اس کے بعد سورۃ برأت نازل ہوئی تو اس کی تبلیغ کے لیے آپ (رضی اللہ عنہ) کو بھیجا گیا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوئی تو غسل دینے کی سعادت بھی آپ رضؓ کو نصیب ہوئی۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ رضؓ نے مجمع عام میں اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہمارے دین کا امام بنا دیا ہو تو ہم کون ہیں کہ دنیاوی معاملات میں انہیں اپنا امام نہ سمجھیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فقہی مسائل بیان کرنے اور فتویٰ دینے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضؓ کے ساتھ شامل رہے۔

جنگی معاملات کے سلسلے میں مشاورت اور فوجی نگرانیوں و دیگر ملکی حفاظتی تدابیر میں آپ رضؓ دور صدیقی رضؓ میں عملاً شریک رہے۔

دور صدیقی میں مالی عطیات، ہدایا و تحائف، مال غنیمت کا حصہ وصول فرماتے رہے۔ حدود اللہ کے نفاذ میں بھی آپ رضؓ خلیفۂ رسول رضؓ کے دست راست رہے۔ تمام مشکل اوقات میں آپ خلافت کے وزیر مشیر کی حیثیت سے شریک کار رہے۔ خولہ بنت جعفر بن قیس جب جنگ یمامہ میں قیدی کی حیثیت سے خلیفۂ رسول کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ رضؓ نے حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کو ہدیۃً دے دیں، انہیں کے بطن سے محمد ابن حنفیہ پیدا ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب سے متعلق بہت سی روایات منقول ہیں۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا لقب صدیق کس نے رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قسمیہ فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا نام "الصدیق" رض آسمان سے نازل فرمایا ہے۔" (ریاض النضرۃ) صفحہ ۶۸

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کی خبر آپ رض تک پہنچی تو آپ تشریف لائے اور گریہ کی حالت میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ آج کے دن نبوت کی (بلا فصل) خلافت و نیابت ختم ہو گئی"..... خلیفۂ رسول کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا "اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ رض پر رحم و کرم فرمائے۔ کنت اول القوم اسلاماً و اخلصهم ایماناً واکثرهم یقیناً" آپ تمام قوم میں اسلام لانے میں سابق تھے اور ایمان میں مخلص تھے اور یقین میں زیادہ تھے۔"

(کنز العمال صفحہ ۳۲۵ ج ۶)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو جہاں انہوں نے مسلمانوں کو اور بہت سی وصیتیں فرمائیں۔ وہاں مسئلہ خلافت کی طرف خصوصی توجہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور ایک تحریر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مسلمانوں کے سامنے پیش کی اور فرمایا اس تحریر میں جس شخص کو آپ لوگوں کا امیر تجویز کیا گیا ہے۔ آپ کو منظور ہے تو تمام لوگوں نے رضامندی کا اظہار کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواباً فرمایا "لا نرضی الا ان یکون عمر ابن الخطاب" عمر بن خطاب کے علاوہ ہم کسی دوسرے شخص کے حق میں راضی نہیں ہوں گے"

(السیوطی صفحہ ۶۲ "تاریخ الخلفاء")

حضرت علی رض دور فاروقی میں بھی خلیفہ رض کے وزیر و مشیر رہے۔ اور حضرت عمر رض کو دین کے معاملہ میں صاحب استقامت سمجھتے رہے۔ آپ رض نے فرمایا عمر رض نے امراض نفسانیہ کا علاج اسی طرح ادا کیا۔ سنت کے طریقہ کو ازانات کیساتھ جاری رکھا۔ حسن تدبیر کی وجہ سے فتنوں میں نہیں پڑے۔ ان سے قبل ہی رخصت ہو گئے۔ نہ فتنوں کے میل سے ان کا دامن پاک رہا۔ اللہ تعالیٰ کی کما حقہ اطاعت کی، خدا کی گرفت سے پوری طرح خوف کیا۔ سفر آخرت اس وقت اختیار کیا جب لوگ مختلف حالات میں مبتلا تھے۔ علاوہ ازیں حضرت علی رض نے حضرت فاروق اعظم رض کی مدح و توصیف میں بہت کچھ کہا ہے۔ جس کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت فاروق اعظم کی مدح و توصیف فرماتے ہیں وہاں حضرت عمر، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی آپ کے فضائل و مناقب میں بہت سی روایات مروی ہیں جن کا خلاصہ پیش خدمت ہے

حضرت علی رض کی ایک ایک نیکی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح آسمانی حکم سے ہوا۔ بنی ہاشم کی عیادت و زیارت بہت بڑا ثواب ہے، تمام مسلمانوں کے محبوب اور دوست علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص اور عیب جوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا باعث ہے۔ علی المرتضیٰ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاناً قریب ہیں مرتبہ کے لحاظ سے بھی نزدیک ہیں۔

بہر حال عمر و علی رضی اللہ عنہما آپس میں رحیم و کریم ہیں۔ سے

تم ہو آپس میں غضبناک و آپس میں رحیم
تم خطا کار و خطا بین وہ خطا پوش و کریم

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امور مملکت چلانے کے لیے مختلف شعبہ جات قائم کیے ہوئے تھے۔ ان میں ایک شعبہ افتاء و قضاء تھا۔ حضرت علی رض دور فاروقی میں افتاء و قضاء کے منصب پر فائز رہے۔ بلکہ چیف جسٹس کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز تھے۔

دینی مسائل میں مشاورت کی ضرورت ہوتی تو حضرت علی المرتضیٰ رض بہترین مشیر کی حیثیت سے مشورہ دیتے جو قبول کیا جاتا چنانچہ احادیث میں کئی ایک مسائل میں آپ رض کی مشاورت پر عمل کیا گیا۔ انتظامی امور میں بھی آپ رض سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ چنانچہ وظیفۂ فاروقی، اسلامی تاریخ، مفتوحہ اراضی عراق، علاقہ نہاوند کے سلسلہ میں ایک مشورہ، غزوہ روم سے متعلق مشورہ، تقسیم مال کے متعلق مشورہ، خود فاروق اعظم رض نے ایک مقدمہ میں جو خود آپ سے ہی متعلق تھا حضرت علی رض سے مشورہ لیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب مدینہ منورہ سے باہر جانے کی ضرورت ہوتی تو حضرت علی المرتضیٰ رض کو اپنا قائم مقام بنا کر جاتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ جب ایلا کی طرف گئے تو حضرت

حدیث کا ادب

امام مالک رح کی مجلس درس میں ایک بچھو نے سترہ بار آپ رح کو ڈنک مارا، آپ رح کے چہرے کا رنگ بار بار متغیر ہوتا لیکن احادیث رسول ﷺ کی تعظیم میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پہلو تک نہ بدلا، درس کے بعد حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس بے چینی کی وجہ پوچھی تو فرمایا موزہ میں بچھو ہے۔

کو اپنا قائم مقام بنایا۔ حضرت علیؓ کے نکاح کا مسئلہ درپیش ہوا تو انہیں آمادہ کرنے والے ابوبکرؓ و عمرؓ تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت ہوئی تو جنازہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کے تقاضا و اصرار سے پڑھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "ہر نسب و سبب قیامت کے روز منقطع ہو جائے گا مگر میرا نسب اور انتساب فائدہ ہوگا" (کتاب السنن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "میں آپؐ کا مصاحب اور ہمنشیں تو رہا ہوں لیکن میں پسند کرتا تھا کہ آپؐ سے نسبی تعلق بھی قائم ہو جائے" تو وہ ام کلثوم بنت علیؓ و فاطمہؓ کے نکاح سے پورا ہوگیا۔

اس عظیم رشتہ کے سبب سے حضرت علیؓ حضرت فاروقؓ کے خسر ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خوشدامن (ساس) حضرت حسنؓ و حسینؓ سالے اور زینب بنت علیؓ سالی ہیں۔ زید بن عمر، رقیہ بنت عمر حضرت علیؓ کے نواسے ہیں۔ جب فاروق اعظمؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپ کو یقین ہوگیا کہ آپ بچ نہ سکیں گے تو آپ نے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ بنائی جو خلافت کا مسئلہ حل کرے ان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تکفین و تدفین اور نماز جنازہ میں شریک رہے مجلس شوریٰ نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرلیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی حیل و حجت کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور تادم زیست قائم و دائم رہے۔ تاآنکہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو آپؓ نے سب سے زیادہ ان کی حمایت و حفاظت میں حصہ لیا۔ حتیٰ کہ حسنین کریمینؓ کو دروازہ پر حفاظت کے لیئے مامور کردیا۔ باغیوں نے جب حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا تو آپؓ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ اور آپ نے ان کی تعریف و توصیف میں بہت بلند کلمات ارشاد فرمائے۔

شہادت عثمانؓ کے دوسرے روز مدینہ طیب میں موجود تمام مہاجرین و انصار نے برضا و رغبت آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ آپؓ کے دور خلافت میں کفار سے جہاد موقوف رہا اور اسلامی فتوحات میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ آپؓ کا دور خلافت آپس کی لڑائیوں میں گذرا، جنگ نہروان جس میں خوارج سے جنگ ہوئی، آپ کی آخری لڑائی تھی اور تمام صحابہؓ نے اسے پسند کیا۔

شہادت: آپؓ کی شہادت کی پیشگوئی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی اگلوں میں سب سے زیادہ شقی وہ تھا۔ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ اور پچھلوں میں سب سے زیادہ شقی وہ ہے جو تمہاری داڑھی کو تمہارے سر کے خون سے آلودہ کرے گا۔"

شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالشکور لکھنویؒ امام اہلسنت رقمطراز ہیں۔

"جنگ نہروان کے بعد تین خارجی مکہ معظمہ میں جمع ہوئے عبدالرحمان ابن ملجم، برک بن عبداللہ، عمرابن بکیر ان تینوں نے باہم طے کیا کہ علی ابن ابی طالب، معاویہ بن ابی سفیان، عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہم کو قتل کرنا چاہیے۔ عبدالرحمٰن نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کام اپنے ذمہ لیا، برک نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، عمر ابن بکیر نے حضرت عمرو ابن العاص۔ اور سب نے یہ طے کیا کہ مذکورہ بالا تینوں حضرات کو ایک ہی دن میں قتل کرنا چاہیے۔ گیارہویں یا سترہویں رمضان المبارک کو تینوں اپنے مقصد کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ صبح کی نماز کے لیے جلدی اٹھتے اور راستے میں الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہتے ہوئے جاتے ابن ملجم راستے میں چھپ کر بیٹھ گیا جونہی آپؓ پہنچے اس نے آپؓ کی پیشانی مبارک پر تلوار ماری، جو دماغ تک پہنچ گئی۔ خون سے آپؓ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، آپ زمین پر گر گئے اور (فرمایا) کعبہ کے رب کی قسم میری آرزو پوری ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے، ابن ملجم پکڑا گیا۔ آپؓ نے وصیت فرمائی اگر میں ٹھیک ہوگیا تو مجھے اختیار ہوگا چاہوں تو معاف کردوں چاہوں تو سزا دوں اور اگر ٹھیک نہ ہوا تو ایک ہی ضرب سے مجرم کو قتل کر دینا۔

مشہور قول کے مطابق آپ کو نجف میں دفن کیا گیا۔ (تلخیص از خلفائے راشدین صد۲۳۴،۲۳۳)

آپؓ کی شہادت سے خلافت راشدہ کا سنہری دور ختم ہوگیا۔ یوں تو آپ کے فضائل و مناقب میں بے شمار روایات ہیں لیکن ان میں سے چند روایات پیش خدمت ہیں۔ جن سے آپ کی عظمت اور علو مرتبت ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ (ترجمہ) تم میری طرف سے اس مرتبہ پر فائز ہو جس مرتبہ پر ہارون موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں (بخاری و مسلم)

رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق من حیث دار: اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علیؓ ہوں (ترمذی)

إن الدين عند الله الإسلام (القرآن)

کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

سید منظور احمد شاہ آسی کا قلم

کفار مکہ نے پوری طاقت سے مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ اور مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا تہیہ کر کے حملہ آور ہوئے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز پر اہل مدینہ مہاجرین و انصار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ شدت بھوک سے پیٹ پر صحابہ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر باندھے ہوتے ہیں۔ چہرۂ انور سے بھوک کے آثار صاف نظر آرہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اپنے آقا و مولیٰ کی حالت نہ دیکھی گئی فوراً گھر پہنچے، زوجہ محترمہ سے ماجرا بیان کیا۔ پوچھا کچھ موجود ہے۔ زوجہ نے کہا کہ ساڑھے تین سیر کے قریب جو ہیں۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا ان کو پیس لو، اور چھوٹا سے بکری کا بچہ تھا وہ ذبح کیا اور خود صاف کر کے تیار کیا۔ بیوی نے کہا میں تیار کرتی ہوں آپ جائیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند اور جانثار لے آئیں۔ یاد رہے کہ زیادہ آدمی نہ ہوں چند ہی ہوں تاکہ یہ کھانا ان کیلئے کافی ہو سکے۔ حضرت جابرؓ جا کر خدمتِ اقدس میں پہنچے اور اپنے گھر جانے کی درخواست کی سارا ماجرا بھی سنایا کہ ساڑھے تین سیر جو کا آٹا بنایا گیا ہے اور ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے لہٰذا چند پروانوں کے ہمراہ چلئے اور میرے گھر کو رونق بخشیں۔ آپ ﷺ نے یہ سنکر آواز بلند فرمایا اے مہاجرین و انصار چلو سب جابر کے گھر چلتے ہیں اس کی طرف سے دعوت ہے۔ حضرت جابرؓ دوڑے دوڑے گھر پہنچے بی بی سے کہا اے نیک بخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام موجود صحابہؓ کے ہمراہ قدم رنجہ فرما رہے ہیں اب کیا ہوگا؟ کھانا تو تھوڑا ہے، زوجہ نے کہا آپ نے تمام ماجرا تفصیل سے گوش گذار فرما دیا تھا حضرت جابرؓ وہ تو میں نے بتا دیا تھا، بیوی نے کہا پھر پرواہ نہ کریں، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

اتنے میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمعؓ رسالت کے پروانوں کے جھرمٹ میں تشریف لے آئے۔ اپنا لعاب دہن گوندھے ہوئے آٹا اور ہانڈی میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ حضرت جابرؓ کے گھر والوں سے فرمایا روٹی پکانا شروع کر دیں ایک اور صحابیہ مدد کے لیے آگئیں۔ روٹی پکانا شروع ہوئی۔ چنانچہ ساتھ ساتھ کھلانا بھی شروع کر دی گئی، صحابہ باری باری اندر آتے رہے کھانا تناول فرماتے رہے یہاں تک کہ سب نے کھا لیا اور پھر بھی اسی طرح بچ رہا۔ آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ کے گھر والوں سے فرمایا اب اپنے دوستوں کے گھروں میں تحفے کے طور پر بھیجو اور خود بھی کھاؤ لیکن کھانا اسی طرح باقی رہا — حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا اس وقت صحابہؓ کی کتنی تعداد ہوگی جنہوں نے آپ کے ہاں کھانا کھایا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ہزار کے قریب تھے۔ یہ میرے آقا و مولا کا کمال ہے کہ تھوڑا سا کھانا ہزار صحابہؓ نے کھایا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ سے شادی ہوئی تو حضرت ام سلیمؓ نے حریرہ بنا کر مجھے دیا اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جاؤ اور کہنا میری والدہ نے سلام عرض کیا ہے اور یہ حقیر سا ہدیہ بھیجا ہے قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا کہ اسے یہاں رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں صحابی کو بلا لاؤ اور فرمایا اس کے علاوہ جو بھی تمہیں ملے اس کو بلا لاؤ۔ میں گیا اور جن کا نام آپ ﷺ نے لیا ان کو بھی اور جو بھی مجھے ملے ان کو بھی بلا لیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ وہ برتن لے آؤ میں اٹھا کے لے آیا۔ فرمایا دس دس آدمی حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں۔ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے دس دس آدمی آتے رہے اور کھاتے رہے سب نے سیر ہو کر کھایا۔ جب مجھے آپ نے حکم دیا کہ پیالہ اٹھاؤ۔ میں نے اوپر اٹھایا تو خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ پیالے کا وزن پہلے زیادہ تھا۔ یا اب زیادہ ہوا اس قدر کھانے کے باوجود اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کھانے والوں کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔

حضرت ابوھریرۃؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھ پر ایسا وقت بھی آیا کہ میں شدتِ بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا اور لوگ یہ سمجھتے مجھ پر مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے۔ اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتے اور دباتے کہ میں ہوش میں آجاؤں اسی طرح ایک دفعہ میں شدت بھوک میں مبتلا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں راستہ میں بیٹھا ہوا تھا مسئلہ پوچھنے لگا میرا ارادہ تھا کہ مسئلہ بتاتے بتاتے مجھے گھر لے جائیں گے اور کھانا کھلا دیں گے لیکن حضرت صدیق اکبرؓ نے مختصر جواب دیا اور تشریف لے گئے شاید اپنے گھر کی حالت معلوم تھی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ گذرے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا، آپ ﷺ نے میرے چہرے کو دیکھا اور جان گئے اور فرمایا ابوہریرہ میرے ساتھ آؤ میں آپ کے ساتھ ہو لیا آپ گھر میں داخل ہوئے اور مجھے بھی اجازت دی۔ میں داخل ہوا۔ اندر صرف ایک پیالہ دودھ رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوہریرۃ جاؤ تمام اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ میرے دل میں خیال

إنّ الدين عند الله الإسلام

آیا کہ یہ دودھ تو میرے لیے ہی ناکافی ہے اور آپ اصحاب صفہ کو بلا رہے ہیں۔ لیکن تعمیل حکم ضروری تھا۔ میں گیا اور سب کو بلا لایا۔ اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جن کا نہ گھر تھا نہ در تھا۔ کوئی ہدیہ بھیج دیتا تو کھا لیتے ورنہ یونہی رہتے، اور قرآن کی تعلیم کے حصول میں مصروف رہتے۔ جب اصحاب صفہ تشریف لے آئے تو مجھے ہی حکم دیا کہ دائیں طرف سے پلانا شروع کردو۔ میں نے یکے بعد دیگرے پلانا شروع کر دیا تمام اصحاب صفہ نے خوب سیر ہو کر پیا یہاں تک کہ صرف میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہ گئے۔ اب آپ مسکراتے گویا فرماتے ہوں کہ تمہارا خیال تو کچھ اور تھا دیکھا اللہ نے کیسے برکت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اب صرف تو اور میں باقی ہوں، میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا اب تم پی لو، میں نے پیا، آپ نے فرمایا دوبارہ پی لو، میں نے دوبارہ پیا، آپ نے فرمایا اور پی لو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ کی قسم اب گنجائش نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا اب مجھے دو، پیالہ لے کر آپ نے نوش فرمایا اور باقی دودھ خود پی لیا۔ (بخاری شریف)

یہ میرے آقا و مولیٰ فداہ روحی کے معجزات ہیں کہ تھوڑا کھانا اور تھوڑا سا دودھ ہزاروں آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اگر اپنا لعاب دہن کھانے میں، ہانڈی میں یا پانی میں ڈال دیں تو اس میں برکت پیدا ہو جاتی ہے، ہمارے تھوک میں گندے جراثیم اور آپ کے لعاب مبارک میں شفا، یہ آپ کا معجزہ اور آپ کی خصوصی نشان ہے۔

بقیہ: فرقہ واریت

جب آپ ارشاد فرمائیں گے او اسلام کو بدنام کرنے والو! تم نے وہ ہاتھ کیوں نہ توڑ ڈالے جنہوں نے میرے دامن تک پہنچنے کی جرأت کی تھی۔ آخر میں قارئین حضرات سے یہی گزارش ہے کہ تفرقہ بازی کو ختم کرکے ایک ہی پلیٹ فارم پر آجائیں تاکہ صحیح صف بندی کرکے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ آمین

جواہر پارے

مولانا منظور احمد الحسینی

"جو شخص یہ دعویٰ کرے مجھے دنیا اور خدا دونوں سے محبت ہے وہ جھوٹا ہے۔" (امام شافعیؒ، احیاء العلوم)

امام شافعیؒ فرماتے ہیں

"ایک دانا نے ایک دانا کو لکھا تمہیں علم دیا گیا ہے اسے گناہوں کی سیاہی سے آلودہ نہ کرو، ورنہ جس روز علم والے علم کی روشنی میں چل رہے ہوں گے تم سیاہی میں پڑے ہو گے۔"

(امام غزالیؒ، احیاء العلوم)

علم، عمل کو دستک دیتا ہے اگر عمل نے جواب دیا تو ٹھہرا ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے۔"

(سفیان ثوریؒ، احیاء العلوم)

اگر تمام دنیا کا ایمان ایک پلڑے میں اور ابوبکرؓ کا ایمان دوسرے میں رکھا جائے تو ابوبکرؓ کے ایمان کا پلڑا جھکا رہے گا۔" (امام غزالیؒ، احیاء العلوم)

امام شافعیؒ فرماتے ہیں

میں نے سولہ سال تک کبھی شکم سیر کھانا نہیں کھایا کیونکہ اس سے جسم بھاری ہو جاتا ہے، سنگدلی پیدا ہوتی ہے، ذہانت کم ہو جاتی ہے۔ نیند زیادہ آتی ہے اور عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔"

(امام غزالیؒ، احیاء العلوم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں

"کسی جاہل سے دوستی نہ کرو، اس سے دور ہی رہو بہت سے جاہل اچھے بھلے دوست کو برا بنا دیتے ہیں، جیسا کہ انسان خود ہوتا ہے ایسے ہی اس کے دوست ہوتے ہیں آدمی کو اس کے دوستوں پر قیاس کر دے بے وقوف سمجھتا ہے کہ میں نفع پہنچا رہا ہوں، لیکن درحقیقت نقصان کر بیٹھتا ہے۔"

(احیاء العلوم)

دوست میں چند خصوصیات ہونی چاہییں، مثلاً دانا اور خوش اخلاق ہو، فاسق، بدعتی یا دنیا کا محبت کرنے والا نہ ہو (امام غزالیؒ، احیاء العلوم)

بڑا سفر باطنی سفر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے یہ مسافر ایک ایسی جنت میں سفر کرتا ہے جس کی چوڑائی زمین و آسمان ہیں ایسی منزلوں کا راہی ہوتا ہے جہاں کتنے ہی مسافر آجائیں تنگی نہیں بلکہ وسعت ہوتی چلی جاتی ہے، جو شخص اس سفر سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے اور ایسی بستی میں ہے جس سے وہ کبھی نہ نکل سکے گا۔ (امام غزالیؒ، احیاء العلوم)

فقیہ

محدث کی مثال عطار کی ہے، جس کے پاس دواؤں کا ذخیرہ ہوتا ہے اور فقیہ کی مثال طبیب کی ہے جو دواؤں کے خواص اور ان کے مواقع استعمال اور ترکیب استعمال جانتا ہے۔"

(امام اعمش رح)

اِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (القرآن)

فرقہ واریت

از محمد اسحاق صدیقی — پیر مراد کالونی وہاڑی

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے تقریباً سوا لاکھ پیغمبر روئے زمین پر بھیجے۔ جن کا مقصد اصلاح انسانیت، اتفاق واتحاد کا وجود اور فرقہ واریت کو ختم کر کے عقیدۂ توحید کا نقش لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانا تھا اور وہ اپنے اس بنیادی اور اہم مقصد کے لیے بھرپور کوشش کرتے رہے چونکہ اس وقت لوگوں کے دلوں پر گمراہی کی مہریں لگ چکیں تھیں لہذا یا تو وہ پیغمبروں کو قتل کر دیتے یا آرے کا نشانہ بناتے تھے۔ انسانیت کی بھلائی عقیدۂ توحید ورسالت میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی معظم مقصد (انسانیت کی بھلائی) کے لیے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمایا " ولا تفسدوا فی الارض " یعنی زمین پر فساد وشر نہ پھیلاؤ۔ مفسرین اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں کہ

"جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیج دیا اور شریعت واضح کر دی اور انبیاء کرام نے پوری انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دعوت دی اور زمین کی اصلاح کر دی تو اس کے بعد کفر ومعصیت، بغاوت وغیر اللہ کی دعوت دے کر بگاڑ پیدا نہ کرو" کی تلقین کی۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ گروہ بندی اور تعصب جیسی مہلک بیماریاں ہم مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان کے موجودہ حالات شہادت دے رہے ہیں جو آیت مذکورہ کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔

اگر مسلمان ایک اور متحد ہوتے تو یقیناً کسی غیر مسلم کا ناپاک ہاتھ دامن مصطفیٰ تک نہ پہنچ سکتا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ کچھ سال قبل "حج فلم" تیار کی گئی اسلام کے شعائر کو تفریح اور تماشا کا ذریعہ بنایا گیا۔ یہ خطرہ کی پہلی گھنٹی تھی اگر مسلمان قوم مل کر اس کو دبانا چاہتی تو کیا نہ دبا سکتی تھی؟ یقیناً ایسا ہو سکتا تھا مگر اتحاد کی اشد ضرورت تھی جو کہ مفقود تھا۔ اس کے بعد دوبارہ پھر مسلمانوں پر حملہ ہوا یہودیوں نے دس ملین ڈالر خرچ کر کے ایک فلم "محمد رسول اللہ" کے نام سے تیار کی تھی جس کو تقریباً مختلف زبانوں میں پیش کیا گیا اور پھر ستم یہ کہ اس میں ہالی ووڈ کے اداکار اور اداکاروں نے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کا کردار ادا کیا۔ اس بارے میں اسرائیل کے وزیر خارجہ نے وضاحت کر دی تھی کہ

"جس طرح ہم نے (حضرت) عیسیٰ ؑ کی فلم بنا کر عیسائیوں کے دل سے ان کی عظمت کا خاتمہ کیا ہے اسی طرح مسلمانوں کے دل سے عظمت صحابہؓ، صحابیاتؓ اور عظمت مصطفیٰ ؐ کو ختم کریں گے"

آسماں را حق بود ؎ گر خوں ببارد بر زمیں

آج کے اس پُر فتن اور کٹھن دور میں جبکہ یہودیت، مسیحیت، سبائیت، خارجیت اور خصوصاً مرزائیت نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو مذہب اسلام کو بیخ اور نابود کیا جائے۔ وہ مسلمان جس کے پاس ایک ذرہ بھی ایمان کا ہو کیا وہ اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کو ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے ٹھکنے اور ناچنے کا تختۂ مشق بنایا جائے؟ اور اسلام دشمن عناصر اپنے مذموم مقصد میں کامیاب ہو جائیں؟ یقیناً نہیں۔

اگر آج ہم فرقہ واریت کے چکر میں متفرق ہو گئے اور تعصب جیسی مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے خلاف سوچنے لگے تو مرنے کے بعد حضور ؐ کو کیا منہ دکھائیں گے

باقی ص۱۲ پر

کثیر الروایات صحابہؓ

حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت انس بن مالک، حضرت عائشہؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سات صحابہ بڑے کثیر الروایات سمجھے جاتے ہیں۔ ان حضرات کی روایتیں جو آج تک حدیثوں کی کتابوں میں منقول ہیں درج ذیل ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ	۵۳۷۴
حضرت عبداللہ بن عمرؓ	۲۶۳۰
حضرت انس بن مالکؓ	۲۲۸۶
حضرت عائشہؓ	۲۲۱۰
حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۲۲۶۰
حضرت جابر بن عبداللہؓ	۱۵۴۰
حضرت ابوسعید خدریؓ	۱۱۷۰
کل مجموعہ	۱۷۴۷۰

اس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایتیں جو کسی طرح چھ ہزار سے کم نہ تھی، شامل کر دی جائیں تو یہ مجموعہ ۲۳۸۰۰ تک پہنچتا ہے۔

(ماہنامہ صبح صادق لکھنؤ حدیث نمبر نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت عمرؓ کی انصاف پسندی

مرسلہ: حسن معاویہ بلوچ حیدر آباد

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان مسجد نبویؐ سے متصل تھا اور اس کا پرنالہ مسجد میں گرتا تھا۔ بعض اوقات تو پانی کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مسجد کے احترام اور نمازیوں کے آرام کی خاطر اس پرنالے کو اکھڑوا دیا۔ حضرت عباس رضؓ (مالک مکان) اس وقت موجود نہ تھے جب آپ رضؓ تشریف لائے تو دیکھ کر بہت برافروختہ ہوئے اور فوراً قاضیٔ شہر کے ہاں خلیفۂ وقت پر دعویٰ کر دیا۔ اس پر شہر کے قاضی حضرت سید انصار ابی بن کعب رضؓ نے دنیا کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کر دیا کہ آپ کے خلاف عباس بن عبد المطلب نے مقدمہ دائر کر دیا ہے اور انصاف چاہا ہے آپ مقدمے کی پیروی کریں۔

عرب و عجم کا بادشاہ نہایت سادگی کے ساتھ تاریخ مقررہ پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مکان پر حاضر ہو گیا اندر آنے کی اجازت دیر سے ملی، کیونکہ حضرت ابی بن کعب نہایت مصروف تھے۔ اتنی دیر امیر المؤمنین باہر انتظار کرتے رہے۔

مقدمہ پیش ہوا حضرت عمرؓ خلیفۂ وقت نے کچھ کہنا چاہا، مگر فاضل منصف نے فوراً روک دیا اور فرمایا کہ مدعی کا حق ہے کہ پہلے وہ اپنا دعویٰ پیش کرے۔ امیر المؤمنین خاموش ہو گئے اور مقدمے کی کارروائی شروع ہو گئی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان دیا "جناب میرے مکان کا پرنالہ شروع سے مسجد نبویؐ کی طرف تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہیں تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول کے عہد خلافت میں بھی اسی جگہ رہا۔ مگر اب امیر المؤمنین نے اسے اکھاڑ کر پھینک دیا جس سے میرا نقصان بھی ہوا اور مجھے بے حد تکلیف بھی پہنچی ہے اس لیے میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ حضرت ابی ابن کعب رضؓ نے فرمایا بے شک انصاف ہو گا، فرمایئے امیر المؤمنین آپ صفائی میں کیا چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا "پرنالہ بے شک میں نے اکھڑوایا ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں"

ابی ابن کعب رضؓ: "آپ کو دوسرے کے مکان میں اجازت کے بغیر اس طرح مداخلت بے جا سے اجتناب کرنا چاہیے تھا آپؓ وجہ بتائیں کہ آپ رضؓ نے یہ کیوں کیا؟

حضرت عمر رضؓ: "اے محترم ابوالطفیل! پرنالے سے بعض اوقات پانی آتا تو چھینٹیں اڑ کر نمازیوں پر پڑتیں اس لیے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لیے میں نے پرنالے کو اکھڑوا دیا اور اس معاملے میں جہاں تک سمجھتا ہوں، میں نے کوئی ناواجب بات نہیں کی"

ابی ابن کعب رضؓ: بولیئے ابوالفضل! آپ اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں"

حضرت عباس رضؓ: واقعہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خود اپنی چھڑی سے زمین پر نشانات قائم کیے، اور میں نے انہی نشانات پر اپنا مکان بنایا جب مکان بن چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے کندھے پر کھڑے ہو جائیں اور پرنالہ یہیں لگا دیں، میں نے ادباً انکار کیا مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت اصرار کیا چنانچہ حضورؐ نیچے کھڑے ہو گئے اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضورؐ کے کندھے مبارک پر چڑھ کر یہ پرنالہ لگا دیا، جہاں سے اب امیر المؤمنین نے اسے اکھڑوا دیا ہے"

ابی ابن کعب رضؓ: ابوالفضل! کیا آپ اس واقعہ کا گواہ پیش کر سکتے ہیں؟

حضرت عباس رضؓ: ایک دو نہیں، متعدد گواہ پیش کیے جا سکتے ہیں۔

ابی ابن کعب رضؓ: گواہ پیش کریں تاکہ جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور چند انصاری صحابہ رضؓ کو تلاش کیا جو اس واقعہ کے چشم دید گواہ تھے، انہوں نے شہادت دی کہ ہمارے سامنے حضور اقدسؐ نے حضرت عباس رضؓ کو کندھوں پر چڑھا کر پرنالہ نصب کرنے کا حکم دیا تھا، گواہی ختم ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا حکمران جو اب تک آنکھیں نیچے کیے کھڑا تھا، آگے بڑھا اور حضرت عباس رضؓ سے کہنے لگا۔

"ابوالفضل! خدا کے لیے میرا قصور معاف کیجیے مجھے ہرگز علم نہ تھا کہ حضورؐ نے خود یہاں پرنالہ لگایا تھا ورنہ بھول کر بھی یہ فعل سرزد نہ ہوتا، بھلا میری کیا مجال تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے پرنالے کو اکھڑواتا، یہ جو کچھ ہوا لاعلمی میں ہوا اور اب اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ میرے کندھوں کھڑے ہو کر پرنالے کو اپنی جگہ پر لگا دیں۔

ابی ابن کعب رضؓ: ہاں امیر المؤمنین انصاف یہی چاہتا ہے اور آپ کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہوں کو شکست دینے والا جرنیل نہایت مسکینی کے ساتھ دیوار کے نیچے کھڑا ہے اور عباس رضؓ اس کے کندھوں پر چڑھ کر پرنالہ اسی جگہ پر لگا رہے ہیں۔ جب پرنالہ نصب ہو چکا تو حضرت عباس رضؓ فوراً نیچے کود پڑے اور کہنے لگے، امیر المؤمنین! یہ جو کچھ ہوا اس حق کے لیے ہوا جو واقعی میرا تھا اب جبکہ آپ کی انصاف پسندی کی بدولت وہ حق مجھے مل گیا ہے تو اس بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے سارے مکان کو خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں آپ کو اختیار ہے کہ اسے گرا کر مسجد نبویؐ میں شامل فرمائیں تاکہ تنگی کی وجہ سے نمازیوں کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ ایک حد تک دور ہو جائے، اللہ تعالیٰ میری اس قربانی کو قبول فرمائے۔ (آمین)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (القرآن)

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

کمیشن کا مسئلہ

س:۔ اگر کسی کمپنی میں سرمایہ لگایا جائے پھر سال بعد اس پر کمیشن دیا جائے تو وہ کمیشن لینا جائز ہے یا ناجائز!

(سائل رفیق احمد جدہ سعودی عرب)

ج:۔ کمیشن اگر متعین ہو تو جائز نہیں سود ہے۔

کیا دیندار انجمن اسلام کے پیروکار ہیں!

محترم عالی مرتبت مفتی صاحب دارالعلوم کراچی

جناب عالی! سعید بن وحید ۱۱۵۔ این کورنگی نمبر ۲ جو کہ دیندار انجمن کے نگران اعلیٰ ہیں۔ انجمن کے زیر اہتمام ہمارے علاقے میں مذہب کے نام پر مختلف قسم کے اجتماعات اور ہر جمعہ کو درس قرآن حکیم کی محفلیں منعقد کراتے رہتے ہیں۔ جس میں علاقے کے لوگ وافر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ جبکہ سننے میں یہ آیا ہے کہ دیندار انجمن کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور نے غلام احمد قادیانی کے ہاتھوں بیعت کی تھی اس وجہ سے ہمارے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے کہ صدیق دیندار چن بسویشور آیا مسلمان تھا! آیا دیندار انجمن مسلمانوں کی کوئی شاخ ہے! آیا ان کے اجتماعات میں شرکت کی جائے یا نہیں! آیا ایک محلہ دار کی حیثیت سے ان کے کھانے پینے کی تقریبات شادی و غمی میں شرکت کی جائے یا نہیں! ہمیں اس بارے میں فتویٰ جاری کیا جائے۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

دیندار انجمن جس کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور ہیں اس کے بارے میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ قادیانیوں کی ایک شاخ ہے اور صدیق چن بسویشور غلام احمد قادیانی کے ساتھ میل ملاپ رکھتا تھا لیکن بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان سے جاکر بیعت کی۔ محمد علی لاہوری مرزائی سے جاکر قادیانی تفسیر پڑھی، اسکے بعد حیدرآباد دکن آکر ہندؤں کی کتابوں میں آئی ہوئی پیشنگوئیوں کو اور غلام احمد قادیانی کی پیشنگوئیوں کو کھینچ تان کر اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے ہندوؤں کا اوتار چن بسویشور ہونیکا دعویٰ کردیا، یوسف موعود، مثیل موسیٰ، مظہر خدا کے دعاوی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ، خانقاہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم واقع آصف نگر (حیدرآباد) میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ بعثت ہوئی ہے۔ نیز اپنے کو اللہ، قیامت کا مالک اور شافع محشر بھی لکھا ہے۔ یہ سب باتیں ان کی کتابوں سے ثابت ہیں۔ ان کی کتابیں، مہر نبوت، خادم خاتم النبیین، جامع البحرین، معراج المومنین، اور دعوت الی اللہ کے حوالے ملتے ہیں۔ ھ

(نوٹ) زیادہ وضاحت کے لیے حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم کی کتاب "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا یعنی دیندار انجمن" ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اس تحقیق کے نتیجے میں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چن بسویشور مدعی نبوت نیز موعود اور مامور وقت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے مثیل ہونیکا اس سے بڑھکر اپنے اندر حلول خدائی کا مدعی ہے۔ اس لیے چن بسویشور

باقی ۲۹ پر

PURE-TEA
پیورٹی
(خالص چائے)
بلیسٹ کینیا بلینڈ
خوش رنگ خوش ذائقہ
FOR THOSE WHO DEMAND VERY BEST
پیورٹی کارپوریشن A-32 صغیر سینٹر
فیڈرل بی ایریا۔ بلاک ۱۶ کراچی نمبر ۳۸ فون نمبر ۶۷۱۰۲۷

مرزا طاہر کے آسمانی فیصلہ کے چیلنج کی حقیقت

اور

ہمارا جوابی چیلنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ، اما بعد ،

ہر مسلمان کا پختہ ایمان ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد جو شخص کسی بھی معنیٰ میں دعوائے نبوت کرے وہ دجال اور کذاب ہے ۔ خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں ایسے شخص کو دجال اور کذاب فرمایا ہے ۔ امت محمدیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کی طرح بے شمار مدعیان نبوت اور مدعیان مسیح و مہدی اٹھتے رہے ۔ جس دور میں بھی ایسے مدعیان نبوت اُٹھے ، اس وقت کے علماء کرام اور امت محمدیہ نے انہیں دجال و کذاب ، مرتد اور زندیق قرار دے کر قتل کرا دیا ۔ مرزا قادیانی نے سو سے زیادہ دعوے ہیں ۔ جو اس کی اپنی کتابوں میں درج ہیں ——— اس کے دور سے لے کر اب تک علماء جو کچھ لکھتے آ رہے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ خود مرزا قادیانی کی طرف سے لکھتے آ رہے ہیں جس کا جواب قادیانی ذریت کے پاس نہ پہلے تھا نہ اب ہے ۔ جب قادیانی مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں سے وہ حوالے دیکھتے ہیں تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں بن پاتا مجبور ہو کر کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق وہ مرزا قادیانی کے طریق پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ چیلنج کرتے ہیں کہ

" سارے علماء مل کر یہ حلفیہ بیان شائع کریں اور باہر دنیا میں اس کے ترجمے شائع کریں کہ " ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جھوٹوں پر اس کی لعنت پڑتی ہے اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ اگر ہم جھوٹے ہوں تو خدا ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں ذلیل و رسوا کرے اس دنیا میں آخرت میں بھی ، یہ اعلان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ فی الحقیقت اور ہے اور جب یہ کلمہ پڑھتی ہے تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتے ہیں ——— اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ لوگ ——— آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں " وغیرہ وغیرہ ۔

محمد حنیف ندیم

یہ چیلنج نہ صرف عام قادیانی کرتے پھرتے ہیں بلکہ قادیانی جماعت کے موجودہ بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے بھی ۱۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو جمعہ کے دن لندن میں مذکورہ بالا الفاظ میں کیا

مرزا طاہر کا یہ چیلنج ایسا ہی ہے جیسے کوئی چور کسی گھر میں نقب لگائے ، سامان سمیٹ کر گھر سے باہر نکلے اور پکڑا جائے ۔ چور بھی موجود ، چوری شدہ سامان بھی موجود ، سینکڑوں کی تعداد میں موقعہ کے گواہ بھی موجود ——— لیکن چور بجائے چوری کا اقرار کرنے کے تمام گواہوں کو یہ کہے کہ تم سب مل کر حلفیہ بیان دو کہ میں چور ہوں اور یہ سامان میں نے چوری کیا ہے ۔ اور ساتھ یہ بھی تحریر میں لکھو کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر خدا کی لعنت ہو ۔ کیا دنیا کا کوئی قانون اس اصول کو تسلیم کرلے گا اور کیا وہ سزا سے بچ جائے گا ؟

یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کہہ دیا جاتا ہے " الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے " ——— اگر مرزا قادیانی چور نہیں ہے تو مرزا طاہر اپنے دادا کی صفائی دینے سے کیوں کتراتا ہے ۔ اسے تو چاہیے کہ وہ بی بی سی ٹیلیوژن پر بمعہ اپنے پورے خاندان کے حاضر ہو اور یہ حلفیہ بیان دے کر

۱ ——— ہم اجرائے نبوت کے قائل نہیں ہیں اور مرزا قادیانی کو امام آخر الزمان نہیں سمجھتے اور نہ ہی مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو امام آخر الزماں لکھا ہے ۔

۲ ——— مرزا قادیانی نے یہ بھی نہیں لکھا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق میں ہوں ۔

۳ ——— اس نے یہ بھی نہیں لکھا ہے

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

۴ ——— اس نے یہ بھی نہیں لکھا کہ آیت کریمہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کا مصداق میں ہوں ۔

۵ ——— اس نے یہ بھی نہیں لکھا کہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے ——— میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے ۔

۶ ——— اس نے یہ بھی نہیں لکھا کہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا اور کیا یہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ ہے کہ نہیں ؟

۷ ——— اس نے یہ بھی نہیں لکھا کہ اسلام ہلال (پہلی رات کے چاند) کی طرح شروع ہوا ، اور مقدر تھا کہ آخری زمانہ (یعنی میرے زمانے میں) بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے ۔

۸ ——— یہ ہمارا عقیدہ نہیں کہ آیت میثاق میں تمام انبیاء حتیٰ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مرزا قادیانی کے بارے میں وعدہ لیا گیا تھا ۔

۹ ——— یہ بھی ہماری کتابوں میں نہیں لکھا کہ جیا

حرام ہو چکا ہے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مطابق قیامت تک جاری ہے) اور شریعت محمدیہ کا یہ حکم مرزا صاحب نے منسوخ نہیں کیا۔

۱۰ —— یہ بھی ہماری کتابوں میں خصوصاً مرزا صاحب کی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ جو مرزا کو نہیں مانتے وہ "کنجریوں کی اولاد"، "جنگل کے خنزیر" اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

۱۱ —— یہ بھی کہیں نہیں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب —— عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

۱۲ —— یہ بھی کہیں نہیں لکھا کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

۱۳ —— مرزا صاحب نے کسی نبی (بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی۔

۱۴ —— یہ بھی نہیں کہا کہ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں —— اور ساتھ ہی یہ بھی نہیں کہا کہ ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین در گریبانم

۱۵ —— یہ بھی ہماری کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ اللہ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت "آخرین منھم" سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔

۱۶ —— یہ بھی کسی نے نہیں کہا ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مرزا طاہر حلفیہ بیان کے ساتھ مع اپنے پورے خاندان وہی دعا کرے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مقابلے میں کی تھی اور وہ قدرے الفاظ کے رد و بدل سے اس طرح ہونی چاہیے:۔

کہ یہ عقائد ہماری کتابوں میں درج نہیں ہیں جیسا کہ مسلمان ہماری کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں یہ ہم پر محض جھوٹ باندھتے ہیں اگر یہ عبارتیں ہماری کتابوں میں موجود ہوں تو اے اللہ ہمیں وہی ذلت و رسوائی کی موت دے جو ہمارے مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مقابلہ میں مانگی تھی یعنی طاعون یا ہیضہ سے ہمارے پورے خاندان کو ہلاک کر دے۔

ہم پورے دعوے کے ساتھ یہ چیلنج کرتے ہیں کہ مرزا طاہر اور پوری رائل فیملی اس چیلنج کو قبول کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہوگی۔ اگر جرأت ہے تو میدان میں آکر اس چیلنج کو قبول کرے ؎

اٹھ با دھر تم ریسوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

۲۔ گذشتہ دنوں لاہور میں قادیانی جماعت کی ایک ذیلی شاخ نے جس کا نام "مجلس سلطان القلم" ہے ہفت روزہ لاہور کے صفحہ ۲ پر یہ چیلنج دیا تھا کہ اگر ہمیں کوئی مولوی یہ دکھا دے کہ ہماری کسی عبارت کلمہ پر نیا کلمہ لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ تو ہم اسے تیس ہزار روپیہ انعام دیں گے ہم نے یہ چیلنج قبول کیا اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی بتاریخ ۱۰ تا ۱۶ اکتوبر ۸۷ء میں شائع کیا۔ آج تک ہمارے اس چیلنج کا جواب نہیں دیا گیا۔ اب یہ ہمارا دوسرا چیلنج ہے، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ نہ صرف مرزا طاہر بلکہ رائل فیملی کا کوئی فرد ہمارے اس مذکورہ چیلنج کو قبول نہیں کرے گا —— اگر کرے گا —— تو ان شاء اللہ وہی حشر ہوگا جو مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مقابلہ میں مرزا طاہر کے دادا مرزا قادیانی کا ہوا، یعنی ؎

مرض ہیضہ تھیں ہو لاچار
مرزا مرا منگل وار

اگر آپ چاہتے ہیں کہ

○ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو سمجھیں ○ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ سے واقف ہوں ○ اسلام کی ہمہ گیری کے راز سے آشنا ہوں ○ مسیلمہ پنجاب غلام احمد قادیانی کے باطل عقائد اور اسلام دشمن نظریات سے باخبر ہوں ○ اس متنبی کاذب پر آسمان زنگ سے اترنے والی وحیوں سے مطلع ہوں ○ اسلام کے متوازی مذہب قادیانیت کے باطل مزعومات سے عقل و نقل کی روشنی میں پوری طرح آگاہ ہو جائیں تو "دارالعلوم دیوبند" کے ترجمان ماہنامہ دارالعلوم کی خصوصی اشاعت **تحفظ ختم نبوت** کا ضرور مطالعہ کریں جو عنقریب منظر عام پر آ رہا ہے۔ اور اپنے احباب اور قرب و جوار کے اداروں کو بھی ترغیب دیں کہ ابطال قادیانیت کے سلسلہ میں اس اہم ترین علمی و تحقیقی دستاویز سے ضرور استفادہ کریں۔ —— صفحات، قیمت، تاریخ اشاعت اور دیگر ضروری امور کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ (مینیجر رسالہ دارالعلوم دیوبند)

بنگلہ دیش میں قادیانیوں کا سب سے مضبوط قلعہ فتح کرلیا گیا

گزشتہ ماہ برہمن باڑیہ، گاندی پاڑہ جہاں قادیانی جماعت کا بنگلہ دیش کی مشرقی سرحد کا مرکزی دفتر، بہت بڑا مرکزی ادارہ اور لائبریری وغیرہ قائم ہے۔ اس کو بھرپور اور زبردست تحریک کے بعد مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس دوران تحفظ ختم نبوت کے ۳۲ رکارکن پولیس لاٹھی چارج آنسو گیس کے استعمال سے زخمی ہوتے جب کہ دو جانباز گولیوں سے شدید زخمی ہوئے، تاہم شمع ختم نبوت کے پروانوں نے قادیانی مرکز پر قبضہ کرلیا، برہمن باڑیہ میں قادیانی تبلیغ پوری شدت سے جاری تھی، بنگلہ دیش بننے کے بعد انہوں نے یہاں تین منزلہ دفتر بنایا جہاں عبادت خانہ اور لائبریری بھی تھی۔ اس دفتر کے تحت پورے علاقے میں بہت سے ذیلی دفتر تھے۔ قادیانیوں کے مقابلہ میں تحفظ ختم نبوت کے نوجوانوں کی تنظیم بھی پوری شدت کے ساتھ سرگرم عمل تھی جس کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں ۸۹ قادیانی خاندانوں نے جو کہ تعلیم یافتہ تھے۔ جامعہ اسلامیہ یونسیہ کے شیخ الحدیث و مہتمم حضرت مولانا سراج الاسلام کے دست حق پرست پر فتنہ قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا، جنہوں نے قبول اسلام کے بعد عدالت میں دعویٰ کردیا، نومسلموں نے اپنے دعویٰ میں کہا کہ جن عبادت خانوں میں اذان دی جائے اور جس کو مسجد کا نام دیا جائے، ان مساجد کے تحفظ کی ذمہ داری مسلمانوں کا شرعی حق ہے اور یہ مسلمانوں کے شعار ہیں۔ انہوں نے اپنے دعویٰ میں کہا کہ قادیانیوں کو اذان دینے اور اپنے عبادت خانوں کو مسجد کا نام دینے سے روکا جائے ان کے اس مطالبہ پر ڈی سی برہمن باڑیہ نے قادیانیوں کو اذان دینے سے منع کردیا۔ دو ماہ بعد پھر قادیانیوں نے غیر قانونی حرکتیں شروع کردیں اذان بھی دی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بھی استعمال کیا گیا۔ چنانچہ نومسلموں نے مجلس تحفظ ختم نبوت سے امداد کی درخواست کی کہ چونکہ یہاں مسجد کا بورڈ لگا ہوا ہے اور اذان بھی دی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ قادیانیوں کا نہیں ہمارا حق ہے۔ ہم وہاں جائیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ چنانچہ نومسلموں کی اپیل پر وہاں پانچ ہزار مسلمان قبضے اور نماز کے لیے پہنچ گئے جن کو روکنے کے لیے اڑھائی صد پولیس کی مسلح نفری تھی جس نے مسلمانوں کو روکنے کیلئے ... راؤنڈ آنسو گیس اور دس راؤنڈ گولیاں استعمال کی گئی جن سے تحفظ ختم نبوت کے ۳۴ کارکن زخمی ہو گئے جن میں سے ۲ شدید زخمی تھے۔ جب صورتحال سنگین ہوگئی اور معاملہ پولیس کے کنٹرول سے باہر چلا گیا تو مقامی ڈی سی، قومی اسمبلی کے ممبر، میونسپل چیئرمین نے قادیانیوں کو وہاں سے بے دخل کردیا اور وہ قادیانیوں کا مرکزی دفتر، عبادت خانہ اور لائبریری نومسلموں کے حوالے کردی۔ جسے اب باقاعدہ مسجد کی شکل دے دی گئی ہے۔ پنج وقتہ نماز باجماعت، اذان، جمعہ ہوتا ہے تراویح میں قرآن پاک سنانے کا انتظام کیا گیا۔ الغرض بنگلہ دیش قادیانیوں کا سب سے مضبوط قلعہ فتح ہوگیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد یکم مئی کو ۳۱، خاندانوں نے اور ۲، مئی کو ۲۳، قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کرلیا اس واقعہ کے اثرات پورے بنگلہ دیش میں پھیل چکے ہیں اور نوجوان تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

قادیانیوں کا مرکزی آفس، عبادتخانہ اور لائبریری نومسلموں کے حوالے کردی گئی۔ جس کا انتظام تحفظ ختم نبوت نے سنبھال لیا

بیشمار قادیانی خاندانوں کا قبول اسلام

بقیہ: لیاقت علی خان

ہوتا ہے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۲۶)

گو چیف جسٹس محمد منیر نے مندرجہ بالا آبزرویشن اپنے مخصوص انداز فکر کے تحت دی، مگر اس کے بین السطور قادیانیوں کی بیاکی اور مذموم سرگرمیوں کا اعتراف بہرحال موجود ہے۔ قائد ملت کی شہادت کے بعد سے کر اب تک قادیانی گروہ، مختلف ملک اور دین دشمن سرگرمیوں میں ملوث رہا ہے۔ جس کی تفصیل کیلئے یہ موضوع متعلق نہیں۔ لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا حقائق و بیانات کی روشنی میں کم از کم اہل بصیرت اپنی اپنی دانشمندانہ سطح پر غور فرمائیں۔ اور سوچیں کہ کیا قائد ملت کا قتل قادیانی سازش تو نہ تھی۔

ع عجیب شرط لگائی ہے احتیاطوں نے
کہ تیرا ذکر کروں۔ اور تیرا نام نہ ہو

خان لیاقت علی خان کا قتل قادیانی سازش تھی؟

تحریر: ابنِ فیض

آخری قسط

قاضی صاحب ۔ اپنے صندوق کے ساتھ جب سیلون میں جانے لگے تو صدیق علی خان نے کہا کہ ملاقات کے لئے دس منٹ مقرر ہیں ۔

محافظ گارڈ نے قاضی صاحب اُن کے عزیز اور صندوق کی روایتی چیکنگ کی ۔ لیاقت علی خان نے اپنی نشست کے ساتھ قاضی صاحب کو بٹھا لیا ۔ آپ نے ابتدائی بات چیت میں اپنی جماعت سے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور جماعت کی دنیائے پاکستان کے سلسلے میں کوششوں سے آگاہ فرمایا ۔ آپ نے ملک میں منعقدہ کئی جہاد کانفرنسوں کے انعقاد کے شاندار نتائج سے بھی وزیر اعظم کو آگاہ کیا ۔ اس کے بعد آپ نے قادیانیت کے پس منظر مذموم مذہبی اور سیاسی نظریات سے وزیر اعظم کو آگاہ کرنا شروع کر دیا ۔ آپ نے ان کے سیاسی عزائم کی ایک بھرپور جھلک بیشتر حوالوں سے ان کے سامنے رکھی ، اور پھر قادیانیوں کی " تذکرہ " دکھائی جس میں لکھا تھا ۔

" نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کا چاند تھے ۔ اور میں مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں رات کا چاند ہوں ۔ تذکرہ ۔

خان لیاقت علی خان نے اس جملہ پر خود اپنی پنسل سے نشان لگایا ۔ اور اس کے بعد مرزا غلام احمد ، مرزا بشیرالدین محمود کی وہ سب تصانیف اور حوالے دکھائے ۔ جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت حسینؓ اور دیگر اہل اللہ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھے ہوئے موجود تھے ۔ لیاقت علی خان ان تمام حوالوں کو خود انڈر لائن کرتے گئے ۔ اور وہ کتابیں اپنی میز پہ رکھ دیں ۔

جب قاضی صاحب نے اکمل قادیانی کے یہ شعر دکھائے ۔ ع

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور پہلے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں ۔
(استغفراللہ)

تو قاضی صاحب خود زارو قطار رو رہے تھے لیاقت علی خان کی آنکھیں بھی ڈبڈبا گئیں اور بیشتر دوسرے مذہبی اور سیاسی حوالے دیکھنے کے بعد قاضی صاحب سے فرمایا کہ قاضی صاحب آپ اسی سیلون میں میرے ساتھ کراچی چلیں ، قاضی صاحب نے اپنے طے شدہ جماعتی پروگراموں کو منسوخ نہ کرنے کی بنا پر ساتھ چلنے سے معذرت چاہی ۔ البتہ وعدہ کیا کہ چند روز تک کراچی حاضر ہو کر مزید ملاقات کریں گے قاضی صاحب کی لیاقت علی خان سے یہ ملاقات ۵۵ منٹ جاری رہی ۔ اور رخصت ہوتے وقت لیاقت علی خان نے قاضی صاحب کو یہ الفاظ کہے کہ ؟

" مولانا آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا
اب دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اپنا فرض
ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ایک ملاقات میں چوہدری محمد علی سابق وزیر اعظم جن سے قاضی صاحب کے تعلقات انتہائی عزیزانہ ہو گئے تھے ، نے کراچی میں قاضی صاحب سے کہا کہ جب سے لیاقت علی خان نے آپ سے ملاقات کی ہے اب کیبنٹ میٹنگ میں ظفراللہ خان کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے ۔ بلکہ ایک میٹنگ میں ظفراللہ خان کو ان الفاظ سے لیاقت علی خان نے مخاطب کیا !

" میں جانتا ہوں کہ آپ ایک خاص
جماعت کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ "

اس کے تھوڑے عرصے بعد ، پاکستان کے اس مرد جلیل کو انتہائی پراسرار حالت میں شہید کر دیا گیا ۔ قاضی صاحب نے اُن کی شہادت کے بعد انکشاف کیا کہ لیاقت علی خان کا پروگرام تھا کہ قادیانیوں کو ایک سیاسی جماعت کی حیثیت دے کر خلاف قانون قرار دے دیا جائے ۔ لیکن زندگی نے مہلت نہ دی ۔ اور اسی ملاقات کے بعد لیاقت علی خان کو ایک گہری سازش کے تحت شہید کر دیا گیا ۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ کی اس شہادت کے بعد قائد ملت کے قتل کو مختلف زاویوں سے دیکھا گیا مگر درون پردہ سازشی گروہ کی نشاندہی نہ ہو سکی اس سلسلے میں متعدد انکوائریاں ہوئیں مگر

ع چپ ہے ہر زخم گلو چپ ہے شہیدوں کا لہو
دستِ قاتل ہے کہ محنت کا صلہ مانگے ہے

اس شہادت کی صدائے بازگشت نیز انکوائری کمیشن میں بھی سُنی گئی ۔ اور اس سلسلے میں قاضی احسان احمدؒ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں لکھا ۔

" پہلا شخص جس نے خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم کی توجہ قادیانی تحریک کی سنگینی کی طرف مبذول کرائی ۔ یہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی تھا ۔ قادیانیت کی مخالفت اس شخص کی زندگی کا واحد مقصد معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ جہاں کہیں جاتا ہے تو اپنے ساتھ ایک بڑا چوبی صندوق لے جاتا ہے ۔ جس میں احمدیوں کا اور احمدیوں کے خلاف لٹریچر بھرا ہوتا ہے ۔ زیادہ اہم سیاسی واقعات کا ذکر تو در کنار ، پاکستان یا کسی اور شخص کو کوئی آفت پیش آئے ، کوئی افسوسناک واقعہ رونما ہو جائے ۔ قائد ملت قتل کر دیئے جائیں یا ہوائی جہاز گر پڑیں ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے نزدیک وہ ہمیشہ احمدیوں ہی کی سازش کا نتیجہ

باقی صفحہ پر

ضربِ خاتم بر مرزائی شاتم

ظہورِ مہدی

مولانا غلام رسول فیروزی

سوال نمبر ۳:۔
حدیث میں ہے کہ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ۔ یعنی امام مہدی کی دو نشانیاں ہیں، چاند کو رمضان کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس کے درمیان میں گرہن لگے گا۔ چاند گرہن عموماً ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کو لگتا ہے لہٰذا پہلی تاریخ سے مراد ۱۳ تاریخ ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ کو لگتا ہے، لہٰذا درمیانی رات سے مراد ۲۸ تاریخ ہے۔ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ فلاں فلاں انگریز نے یوں یوں لکھا ہے۔

جواب:۔ مرزا کے جھوٹا ہونے کیلئے اس کا دعوائے نبوت و مسیحیت ہی کافی ہے۔ پھر مہدویت کی تکذیب کیلئے جنابؓ فاطمی نہ ہونا کافی ہے۔ اور پھر دوسرے کفریات و لغویات اور بدزبانی سونے پر سہاگا ہیں۔ لہٰذا مرزا کی خاطر امام مہدی کے نشانات کی طرف توجہ دینا فضول اور وقت کا ضیاع ہے۔

محمد احمد سوڈانی مرزا کے دور میں مہدویت کا مدعی تھا۔ مرزا کی مہدویت کی یہ دلیل محمد احمد کو بھی بچا بنی جاتی ہے۔

ایران میں مرزا علی محمد باب نے ۱۲۲۰ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس کے ساتویں سال بعد ۱۲۶۷ھ میں ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا۔ کتاب حدائق النجوم صـ۴۰۲ تا ۴۰۷ اور اسٹرونومی مولفہ مسٹر نارمن کیٹر صـ۱۰۲ اور مسٹر کیتھ کی کتاب یوز آف دی گلوبز صـ۲۹۳ یا ۲۷۶ جدول کسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں ۱۸ھ سے ۱۳۱۲ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج کا اجماع ہو چکا ہے۔

(کما فی رئیس القادیان)

۴۔ تیرہ سو اٹھائیس کو خسوف اور کسوف ہونا ایک معمول ہے نہ کہ خلافِ معمول ہے، حدیث میں بتایا گیا ہے کہ دونوں نشانیاں ایسی ہوں گی جو دنیا میں کبھی نہ ہوئی ہوں گی۔ پس لازم ہے کہ چاند گرہن ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں سے ہٹ کر واقع ہو اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، تاریخوں سے ہٹ کر واقع ہو، تاکہ دونوں نشانیاں الگ الگ ظاہر ہو جائیں۔

۵۔ بچے بھی جانتے ہیں کہ اول لیلۃ من رمضان کا معنی ہے رمضان کی پہلی رات اور رمضان کے نصف سے مراد پندرہ تاریخ ہے۔ پس وہ دو نشان ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن لگے گا۔

۶۔ تین دنوں کے درمیان کو نصف نہیں کہتے بلکہ وسط کہتے ہیں پس حدیث کے لفظ نصف سے مراد مہینے کا نصف ہے۔

۷۔ النصف منہ میں "ہ" کی ضمیر کا مرجع رمضان ہے جو کلام سابق میں مذکور ہے۔ مرزائی اس ضمیر کو نامعلوم اور غیر مذکور چیز کی طرف لوٹاتے ہیں۔

نوٹ:۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔ یعنی ہم نے قمر کی منزلیں بنائی ہیں۔ حتی کہ سوکھی کی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ ٹہنی کی طرح باریک چاند کو بھی قمر کہا جاتا ہے لہٰذا مرزائیوں کا یہ دھوکہ پہلی کے چاند کو قمر نہیں کہا جاتا ہے، قرآن نے باطل کر دیا، پہلی تاریخ سے آخری تاریخ تک چاند کو قمر کہا جاتا ہے یہ الگ بات ہے کہ اس کی منازل کے مطابق اس کو مختلف نام دے دیئے گئے ہیں۔

فرما گئے ہادیؐ — لا نبی بعدی
زیورات کی دنیا میں جگمگاتا ہوا نام
انوار جیولری ہاؤس
فون - ۲
مین بازار ادتخ۔ ضلع دیر
پروپرائیٹر: حاجی ہدایت اللہ خان اینڈ حاجی محمد صادق

باطل کا تعاقب

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کے خط کا جواب

تحریر: محمد حنیف ندیم

عجیب اعتراض

اب غور کر کے جواب دیں کہ قرآن کو کس نے چھوڑا ہے، کون اس کے ساتھ تمسخر کر رہا ہے۔ حدیث بھی لے لیں فرمایا میری اُمت میں ۷۳ فرقے ہوں گے ان میں صرف ایک جنتی ہو گا۔ اور باقی سب دوزخی ہوں گے اور جو جنتی ہو گا اس کی علامت یہ ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی اگر نبی اور رسول نے نہیں آنا تھا تو وہ اصحابی کہاں سے بن جائیں گے، اصحابی کا لفظ صاف بتاتا ہے کہ وہ ایک نبی کے ماننے والے ہوں گے تمام فرقوں نے جن کو جمہور مسلمان کہا جاتا ہے متفق ہو کر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے کیا وجہ ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی (مرزا قادیانی) کے ماننے والے ہیں دیکھو رسول خدا نے کیسی فیصلہ کن باتیں کہہ دی ہیں اور کیسے ہزاروں سال بعد لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں، احمدی ایک طرف اور باقی دوسری طرف۔

جواب

ہم نے اسے عجیب اعتراض کا عنوان دیا ہے وہ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مشہور حدیث ما انا علیہ و اصحابی کا یہ مفہوم بالکل نیا انوکھا اور عجیب ہے سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ کیوں نہ ہو، پنجابی اور انگریزی نبی کے اُمتی جو ٹھہرے، قربان جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انہوں نے آج سے چودہ سو سال پہلے جن تیس دجالوں کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں پر حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ وہ حدیث جو پہلے نقل جا چکی ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس دجال ہوں گے اُمتی ہونے کا دعویٰ کریں گے لیکن ہوں گے وہ دجال ——— دجال اسے کہا جاتا ہے جو جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرے۔ آپ اس کے پیروکار ہیں آپ نے بالکل اسی طرح دجل سے کام لیا ہے جس طرح مرزا قادیانی دجل سے کام لیتا تھا اور وہ یہ کہ حدیث پاک ما انا علیہ و اصحابی سے مرزے کی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے لگے حالانکہ یہ حدیث واضح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرقے زیادہ ہوں گے تو اس وقت وہی فرقہ حق پر ہو گا جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستے پر چلے گا۔ اب دیکھیں کہ صحابہ کرام کا مدعیان نبوت کے مقابلے میں کیا طرزِ عمل تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسیلمہ کذاب نے شریک نبوت ہونے یا دوسرے لفظوں میں امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھا کہ انی اشرکت فی الامر معک تو ایسے ہی صحابہ کرام رض تھے جنہوں نے انکار ختم نبوت کے فتنے کا مقابلہ کیا اور مسیلمہ کذاب وغیرہ کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے اس کا اور اس کے پیروکاروں کا علاج صرف اور صرف تلوار ہے۔ آج بھی اگر اسلامی حکومت ہو تو فتنۂ قادیانیت کا علاج تلوار سے ہوتا۔ آپ کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے انگریز کے دور اور انگریز کی سرپرستی بلکہ ہدایت سے مسلمانوں کے نام سے نیا فرقہ قائم کرنے کے لیے دعوائے نبوت کیا تھا اگر انگریز کی سرپرستی (اس کا ثبوت وہ درخواستیں اور چٹھیاں ہیں جو مرزا قادیانی نے اپنی اور اپنے پیروکاروں کی حفاظت کے لیے مختلف انگریز افسروں کو لکھیں) اسے حاصل نہ ہوتی تو برصغیر کے مسلمان مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کی بوٹی بوٹی کر ڈالتے۔

۲۔ صحابہ کرام رض کی تعریف سے قرآن بھرا ہوا ہے بلکہ ان کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے کہ اس قرآن مجید کی جمع اور تدوین صحابہ کرام رض کے ذریعے ہی عمل میں آئی۔ ان کے متعلق قرآن مجید کیا کہتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے

اعظم درجة عند الله ان کے لیے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں ——— اولئک هم الراشدون وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر ——— اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھتا ہے ان کو رکوع اور سجدہ میں ——— رضي الله عنهم ورضوا عنه، اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش۔

اب آئیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کی طرف ——— آپؐ نے فرمایا علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين المهديين اے مسلمانو تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے نیک راہ پر چلنے والے اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت پر چلتے رہو ———

اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم

راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی ﷺ کے یاروں رض سے

اور جب فتنوں کا ظہور ہو گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس طرح فتنے اٹھیں گے جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ کر یکے بعد دیگرے دانے گرتے ہیں، میری اُمت میں ۷۳ فرقے پیدا ہو جائیں گے، کہیں انکارِ ختم نبوت کا فتنہ (قادیانی) کہیں انکارِ حدیث کا فتنہ (چکڑالوی یا پرویزی)، کہیں انکارِ قرآن کا فتنہ (بہائی یا بابی) اور کہیں انکارِ صحابہ رض یا انکارِ عظمتِ صحابہ رض کے فتنے سر اٹھائیں گے

باقی ۳۳ پر

بزم ختم نبوت

یہ کونسا اسلام ہے؟

گل اکبر ڈوڈھیر تحصیل صوابی

السلام علیکم! ہفت روزہ ختم نبوت ہمیں ہر ہفتے مل جاتا ہے۔ یہ رسالہ قلمی جہاد ہے۔ انشاء اللہ اس قلمی جہاد سے ہمارے وطن عزیز میں ضرور انقلاب آئے گا، اور قادیانیوں کا مکمل خاتمہ ہوگا (آمین) دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس قلمی جہاد میں ترقی اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو اپنے دین اسلام کا حامی بنا دیں (آمین) ۱۹۷۴ء میں ربوہ اسٹیشن پر جس ٹرین پر حملہ ہوا تھا اور تحریک چلی تھی تو اس کی آواز ہماری تحصیل صوابی کے دور دراز دیہاتوں میں بھی پہنچی تھی ان میں ایک گاؤں ٹوپی تھا۔ اس گاؤں میں چند قادیانی بھی رہتے تھے۔ لوگ کثیر تعداد میں ٹوپی گاؤں پہنچے اور قادیانیوں کا مکمل صفایا کر دیا۔ وہاں ان کی ایک عبادت گاہ جو منہدم کر دی گئی لیکن بعد میں لوگ لاعلمی کی وجہ سے لوگ اس شک و شبہ میں تھے کہ شاید یہ کام اچھا نہیں ہوا، ایک عالم دین حضرت شیخ القرآن آف پنج پیر نے قادیانیوں کے خلاف فتویٰ دیا جس کی وجہ سے بہت سا علاقہ علم کی روشنی میں آگیا، اللہ کے فضل و کرم سے اب ہر گاؤں میں قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے۔ آہ! آج یہ عالم دین اس دنیا میں نہیں، ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے اللہ تعالیٰ ان عالم دین پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ تحریک چلی اس وقت کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا۔ آج "اسلامی دور" کو عرصہ گذر گیا جبکہ ہمیں اسلام کی کوئی نشانی نظر نہیں آتی، معلوم نہیں یہ کونسا اسلام ہے۔ کیونکہ قادیانیت اس دور میں کھلم کھلا اسلام کی توہین کر رہی ہے؟

نئی روشنی اسکیم اور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ

ع۔ ر۔ طاہر فیصل آباد

موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد جن شعبوں نے کافی ترقی کی ان میں ایک شعبہ تعلیم بھی ہے وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے بھی اپنے پانچ نکاتی پروگرام میں شعبہ تعلیم کو کافی اہمیت دی ہے بلکہ تعلیم کی ترقی کے لیے ایک پروگرام "نئی روشنی" کے نام سے تشکیل دیا گیا اور اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ملک کے طول و عرض میں بہت سے نئے اسکول کھولے تاکہ نادار اور مفلس بچے ابتدائی تعلیم سے بہرہ ور ہو سکیں۔

بلاشبہ یہ ایک مستحسن قدم ہے کیونکہ اس پروگرام کی بدولت بہت سے بیروزگار نوجوانوں کو روزگار مل گیا ہے اور ابھی بہت سے لوگ اسی شعبہ کی تاک لگائے بیٹھے ہیں کہ شاید انہیں بھی روزگار مل جائے گا۔ لیکن جو کتاب طالب علموں کو پڑھنے کے لیے دی گئی ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک سبق ہے لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مصنف سلطان داؤد نے نبی کریمؐ کا سبق سب سے آخر میں لکھا ہے اور اس سے پہلے قائد اعظم محمد علی جناحؒ اور ہمارا پاکستان جیسے سبق لکھے گئے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق پہلے لکھا جاتا اور باقی دوسرے اسباق بعد میں دیئے جاتے تاکہ طالب علموں کو کتاب شروع کرائی جاتی تو سب سے پہلے حضرت محمدؐ کے متعلق بتایا جاتا کہ پاکستان اور قائد اعظمؒ کے متعلق مسلمانوں کے لیے حضرت محمدؐ کی ذات سب سے زیادہ مقدم ہے۔ میری حکومت سے گذارش ہے کہ اس سبق کو دوسرے تمام اسباق سے پہلے لکھا جائے تاکہ بچوں کے ذہنوں میں صحیح اسلامی نقش اجاگر ہو سکے۔

بہت ہی اچھا لگا

امجد اقبال امجد، جھنگ صدر

نیا شمارہ پڑھا بہت ہی اچھا لگا۔ اللہ رب العزت آپ کو مرزائیت کی تردید میں مزید ہمت عطا فرمائے (آمین) اور اس رسالے کو مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

مرزا نعیم بیگ —— ایک وضاحت

ہمیں مدیر تکبیر جناب صلاح الدین صاحب نے ریٹائرڈ میجر مرزا نعیم بیگ کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ انہیں ذاتی طور پر جانتے ہیں، وہ مسلمان ہیں، قادیانی نہیں ہیں کسی غلط فہمی کی بنا پر ان کا نام قادیانیوں کی فہرست میں درج ہو گیا ہے مرزا نعیم بیگ صاحب اس وقت نیویارک میں ہیں۔ (ادارہ)

علماء حق اور باطل قوتوں کی تردید

محمد رفیق فاضل، ٹانک شہر

بندہ ختم نبوت کا مطالعہ کافی عرصہ سے کر رہا ہے۔ الحمد للہ علماء حق ہر محاذ پر باطل فرقوں کی تردید کر رہے ہیں، خصوصاً قادیانی اور ذکری وغیرہ ان کے عقائد باطلہ کی تشریح اور تردید ضروری ہے۔ میں بزم ختم نبوت میں پہلی بار شریک ہو رہا ہوں۔

مانسہرہ میں نیزان کا بائیکاٹ

امیر حسین شاہ ، مانسہرہ

آپ کا رسالہ کافی عرصے سے پڑھ رہا ہوں بہت معیاری رسالہ ہے۔ خاص کر بچوں کے مضامین اور آپ کے مسائل اور اداریئے قابل ذکر ہیں۔ یہ آپ کی پُرخلوص محنت کا نتیجہ ہے اور آپ لوگ بڑی مبارک باد کے مستحق ہیں، ہمارے مانسہرہ شہر میں تو یہ رسالہ ایٹم بم ثابت ہوا ہے کیونکہ کئی ایک دوکاندار نے نیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو مزید کامیابی عطا فرماتے (آمین)

رسالہ کے منتظر رہتے ہیں

ہدایت اللہ محمود ، خانپور

رسالہ ختم نبوت میں جب سے بزم ختم نبوت اور نونہالان ختم نبوت کے عنوان سے رسالہ میں اضافہ ہوا ہے رسالہ کی عظمت کو چار چاند لگ گئے ہیں میرے گھر کے تمام افراد بہن بھائی والدین اور ہمارے ہمسایے اب رسالہ کے منتظر رہتے ہیں۔ ہم دعاگو ہیں کہ رب العزت اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کی حفاظت ایمانی کا سبب بنائیے۔ بعض دفعہ رسالہ شہر میں بروقت نہ پہنچنے سے پریشانی ہوتی اور بے تابی سے انتظار رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ رسالہ کو بروقت پہنچانے کا معقول بندوبست کیا جائے امید ہے کہ درخواست رائیگاں نہ جائے گی۔

ملفوظات حضرت لاہوریؒ

منکر حدیث منکر قرآن ہے

منکر قرآن خارج از اسلام ہے

یعنی بے ایمان ہے

اللہ تعالیٰ کو عبادت سے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے راضی کرلو یہی خلاصۂ اسلام ہے۔

مرسلہ : ابو سعید انور الاہجر

دیہاتوں میں قادیانیوں کو منہ توڑ جواب ملتا ہے

خورشید انور قریشی ، دھورو نارو

اس مرتبہ سرورق بہت شاندار تھا، اللہ کے فضل و کرم سے اب صدائے ختم نبوت دور دور تک پہنچ رہی ہے۔ اور اب سادہ لوح لوگ بھی اس سازشی ٹولے کو سمجھنے لگے ہیں۔ اور جب بھی یہ سفر میں یا دیہاتوں میں تبلیغ کے لیے اپنی عورتوں وغیرہ کو بھیجتے ہیں تو ان کو منہ توڑ جواب ملتا ہے۔ ان شاء اللہ ختم نبوت کا جب تک ایک بھی شیدائی جہاں بھی ہے۔ ان کا مردانہ وار مقابلہ کرے گا۔ اور انہیں نیست و نابود کر کے اپنے حبیبؐ کے آگے سرخرو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بزرگان و سرپرستان ختم نبوت کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے اور رسالہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ اعجاز اشرف پنڈدادنخان

ہفت روزہ ختم نبوت کا تازہ شمارہ ملا انتہائی خوبصورت اور دلکش پرچہ تھا اور مواد کا تو جواب ہی نہیں۔ اللہ کرے کہ آپ اپنے نیک اور پاک مقاصد میں کامیاب ہوں۔ "ختم نبوت" ان دنوں خوب جا رہا ہے

یہاں بائیکاٹ شروع ہوگیا

حافظ مشتاق احمد ناہید چک ۳۳۵/M.B

کسی دوست کے توسط سے آپ کے جاری کردہ رسالے ختم نبوت کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا جو کہ ایک اصلاحی رسالہ ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اور اس کے جاری کرنے والوں کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کو منظر عام پر لاکر لوگوں کو اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں اور دشمنان دین کی کوششوں کو ناکارہ بنائیں۔ اس رسالہ میں ایک موضوع شیزان کی بوتل کے بارے میں تھا یعنی یہ کہ اس مشروب کے بنانے والی فیکٹری کے مالک مرزائی ہیں جو کہ شریعت اسلام کے دشمن اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مسلمانوں سے اس بوتل کے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی گئی ہے تاکہ ایسے لوگ کسی بھی ذریعہ سے مسلمانوں کو گمراہ نہ کرسکیں۔

لہٰذا ہم بحیثیت مسلمان اور آپ کی گذارش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے مختلف گذرگاہوں پر اشتہارات آویزاں کیے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس کا علم ہوسکے۔ اور اس غلط ادارہ ناکام کوشش کو مکمل طور پر ناکام بنائیں۔ اس کے علاوہ گاؤں کے دکانداروں سے بھی اس کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے۔ اور انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متحد ہو کر ایسی ناپاک کوششوں کو ناکام بنانے کی توفیق دے "آمین"

یوٹیلٹی اسٹورز (دوکانوں) پر شیزان کا تسلط

محمد اسحاق برکانی کورنگی

ہمارے شہر کورنگی میں جتنی بھی سرکاری دوکانیں یعنی یوٹیلٹی سٹورز ہیں ان سب میں صرف شیزان کی مصنوعات ہی فروخت ہوتی ہیں۔ اور یوٹیلٹی اسٹورز والوں کا کہنا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے چیزیں نہیں لاتے بلکہ اسلام آباد سے مال آتا ہے۔ میں یوٹیلٹی اسٹورز کے افسران بالا سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شیزان مصنوعات کی فروخت بند کریں۔

لکی مروت میں پرچے کی مقبولیت

مولانا فضل اللہ دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت

بحمد اللہ ہفت روزہ کی مقبولیت ہمارے علاقے میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جو بھی ایک دفعہ مطالعہ کرلیتا ہے پھر ہمیشہ اس کا خواہش مند رہتا ہے اور باقاعدگی سے خریدار رہتا ہے۔ جناب دعا فرمائیں۔

اظہارِ تشکر

جمیل احمد حویلیاں

ہم آپ کا جاری کردہ رسالہ نہایت ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ اور دلی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور رب کریم سے یہی التجا کرتے ہیں کہ آپ حضرات کی اس سعی سعید کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے آپ کو درجات عالیہ عطا فرمائے

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

مرزا قادیانی نے ایک سچ بولا۔

نذیر احمد نوکوٹ

آپ مرزا غلام احمد کی شخصیت کو جانتے ہوں گے۔ اگر نہیں تو انہی کی لکھی ہوئی باتوں سے ان کی پہچان کرتے ہیں جو کہ ایک شعر

سہ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزا صاحب کے اس شعر کی مکمل تشریح کروں تو ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے کہ یہ انسان کا بچہ ہے یا .... خیر مرزا غلام احمد نے کہا کہ .. اے میرے پیارے میں خاک کا کیڑا ہوں اور آدم کی نسل سے نہیں ہوں میں انسانوں کی نفرت کی جگہ ہوں اور میں انسانوں کے لیے باعث شرم ہوں

مرزائیو! بتاؤ انسانی جسم میں وہ کونسی جگہ ہے جس سے نفرت کی جاتی ہے۔ اگر تمہیں شرم آتی ہے تو مرزا کی کتاب براہین احمدیہ مطبوعہ قادیان کھولو اس میں اس مضمون کا نام تحریر ہے۔ اب بتاؤ کہ مرزا غلام احمد نے سچ بولا ہے یا جھوٹ! میرے خیال میں مرزا نے زندگی میں یہی ایک سچ بولا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اسوۂ کامل

جب ہم کسی ایسی شخصیت کے بارے میں سوچیں جو تمام انسانیت کے لیے مشعلِ ہدایت اور منبع نور ہو تو ہمارے ذہن میں صرف اور صرف ایک ہی ہستی آتی ہے اور وہ ہیں ہمارے تمہارے، سب کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ آپ ہی کی ہستی میں وہ اسوۂ کامل ہے جو ہر طائفہ انسانی کے لیے ایک مکمل اور کامل نمونہ ہے۔ اگر آپ کا تعلق کسی بھی طائفہ انسانی سے ہو تو خاتم المرسلین کی سیرت آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ اگر آپ کوئی تاجر ہیں تو بحرین کے تاجر اور والی کی سیرت کا ضرور مطالعہ کریں۔ اگر آپ کوئی فاتح یا سپہ سالار ہیں تو بدر وحنین کے بے سرو سامانی کے عالم میں فوجوں کے فاتح سپہ سالار کی زندگی دیکھیں۔ اگر تم کوئی استاد ہو تو صفہ کے چبوترے پر بیٹھنے والے نبی امی کی زندگی اور درس کا مطالعہ کرلو۔ اگر تم کوئی جج یا ثالث ہو تو حجر اسود کے مختلف فیہ مسئلہ کو متفق علیہ مسئلہ بنانے والے کی سیرت کو دیکھ لو۔ اگر تم کوئی نوجوان ہو تو مکہ کے نوجوانؐ کی بے داغ زندگی کو اپناؤ۔ اگر تم کوئی مبلغ ہو اور حق بات کی تبلیغ کرنا چاہتے ہو اور حق کی سربلندی دیکھنا چاہتے ہو تو والیٔ دو جہاںؐ کی ان تکلیفوں کو دیکھو جو اس نے طائف میں اٹھائیں۔

ملفوظات حضرت لاہوریؒ

عبید اللہ مجاہد ساہیوال

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے منبرِ رسولؐ پر کھڑے ہو کر نصف صدی تک آوازۂ حق بلند کیا قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام و حکام کی راہنمائی فرمائی۔ عشق خدا اور محبت رسولؐ میں ڈوبے ہوئے خطبات سے امت مسلمہ کے قلوب کو گرمایا اور اس طرح قطب الاقطاب کے فرائض انجام دیئے حضرت شیخ التفسیرؒ نے ارشاد فرمایا:۔

"میں انگریزی تعلیم کا مخالف نہیں ہوں بلکہ چاہتا ہوں کہ مسلمان نہ صرف دوسری قوموں کے دوش بدوش بی۔ اے، ایم اے۔ کی ڈگریاں حاصل کریں بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ خدا کرے کہ یہ دنیوی وجاہت میں ان سے بڑھ جائیں۔ مگر اس وقت مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ چونکہ انگریزی تعلیم سے صرف حصول ملازمت اور طلب دنیا مقصود ہے اور درس قرآن سے بظاہر کوئی دنیوی منفعت نظر نہیں آتی۔ اس لیے ہم کثرت سے اپنے بچوں کو طلب دنیا کے لیے انگریزی اسکولوں میں دھکیلتے جارہے ہیں اور تعلیم قرآن کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں۔ اگر اعداد وشمار کی رُو سے دیکھا جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر سال صرف پنجاب سے میٹرک کرنے والوں کی تعداد بیس پچیس ہزار کے درمیان ہوتی ہے۔ اور دینی تعلیم پانے والوں کی تعداد چند سو سے زائد نہیں ہوتی۔ پھر بھی یہ بیس پچیس ہزار انگریزی خواں جو طلب زر کے لیے اپنی عمریں اور جائدادیں تباہ کر لیتے ہیں ملازمت سے بھی محروم رہتے ہیں۔ دین بھی چھوٹا اور دنیا بھی ہاتھ نہیں آئی۔ اگر یہ لوگ انگریزی تعلیم کے ساتھ قرآن کریم بھی پڑھ لیتے اور اپنے دین سے بھی آگاہ ہو جاتے تو کم از کم "خسر الدنیا والآخرۃ" تو نہ ہوتے۔ مگر ہوتا کیا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو پیدا ہوتے ہی مسجد کی بجائے اسکول جانے کی تلقین کرتے ہیں اور کہتے ہیں ذرا شد بد ہو تو قرآن پڑھائیں گے۔ مگر جب اس نے پرائمری پاس کرلی تو مڈل میں بھیج دیا۔ مڈل پاس ہوا تو میٹرک گیا میٹرک سے نکلا تو ایف، اے۔ بی، اے۔ ایم، اے۔ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بس پھر کیا ہے وہ بچہ خود بخود ہی ہماری اسلامی تہذیب سے نکل جاتا ہے۔ اس کے دل ودماغ پر انگریزی تہذیب انگریزی تمدن، انگریزی کلچر کا بھوت سوار ہو جاتا ہے۔ وہ قرآن سے واقف نہیں ہوتا مگر قرآن پر اعتراض کرنا جانتا ہے۔ اور اسلامی تعلیمات سے تو نابلد ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز اور جنازہ سے بھی ناآشنا ہوتا ہے مگر وہ اسلامی مسائل پر تنقید کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا مجتہد سمجھتا ہے۔ اور یہاں کا تصور نہیں ہے بلکہ

اس کے والدین کا قصور ہے اور ایسے والدین پر روز قیامت کے دن وہ لعنت بھیجے گا۔"

انصاف پسندی

عبدالغفار خلجی — ہارون آباد

خلیفہ ہارون الرشید عباسی بہت عادل اور مشفق حکمران تھے۔ وہ رات کو بھیس بدل کر شہر بغداد میں گشت کرتے تاکہ عوام کی مشکلات کا پتہ کر سکیں۔ ایک دفعہ وہ دربار میں تھے کہ شہر کا قاضی دو شخصوں کو ہمراہ لیکر آیا۔ ان کے پاس ایک گھوڑا تھا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ دونوں شخص کہتے ہیں کہ یہ گھوڑا میرا ہے۔ میں تذبذب میں مبتلا ہوں۔ آپ اس کا فیصلہ کر دیں۔ خلیفہ نے پہلے امیر آدمی کو بلایا اور حکم دیا کہ تو بیان کرے۔ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین میں سچ بولوں گا۔ آج صبح شہر کی طرف آرہا تھا راستہ میں یہ لنگڑا بھکاری شخص ملا اور کہا کہ میں چل نہیں سکتا مجھے شہر کے دروازے تک گھوڑے پر بٹھالو۔ مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھا لیا۔ جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو میں نے اسے اتر جانے کو کہا تو اس نے انکار کیا اور کہا کہ گھوڑا میرا ہے تم اتر جاؤ۔ خلیفہ نے بھکاری سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے بتلایا کہ اے امیر المومنین میں قرآن مجید کی قسم کھاتا ہوں۔ میں غریب ہوں میں نے گھوڑے کی دیکھ بھال کے لیے بہت خرچ کیا ہے۔ یہاں تک میں کنگال ہوں۔ آپ یقین نہیں کریں گے۔ کیونکہ میں غریب ہوں آپ انصاف کیجیے۔ خلیفہ نے فرمایا یہ جھگڑا آسانی سے طے ہو سکتا ہے۔ بادشاہ نے پہلے بھکاری کو بلایا اور کہا کہ گھوڑے کو جا کر چھوئے۔ جونہی اس نے گھوڑے پر ہاتھ رکھا تو وہ بدکنے لگا۔ مگر جب امیر آدمی نے ہاتھ رکھا تو گھوڑا خوشی سے ہنہنانے لگا۔ اور خاموش کھڑا رہا۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ گھوڑا امیر آدمی کا ہے امیر آدمی کو دیدیا جائے۔ بھکاری جھوٹا ہے بھکاری کو اس دفعہ معاف کیا جاتا ہے۔ اور وہ امیر آدمی سے معافی مانگے۔ امیر آدمی نے اسے معاف کر دیا اور اس کو مدد کے لیے کچھ اشرفیاں دیں۔

نیکی کا بدلہ

ثریا انجم مانسہرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے انصار کی اس نیکی کا آپؐ اکثر تذکرہ فرماتے اور انہیں اپنا دست و بازو سمجھتے ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو انصار تو اپنا حق ادا کر چکے اب ان کا حق باقی ہے۔ شروع شروع میں آپؐ ۷ ماہ تک حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں رہے۔ انہوں نے آپؐ کی بڑی خدمت کی۔ اس کے بعد آپؐ کا یہ معمول رہا کہ اکثر ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کھانا بھجواتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس شخص کو کوئی چیز دی جائے تو اس کو اپنی حیثیت کے مطابق اس بھلائی کا بدلہ دینا چاہیے اگر بدلہ نہ دے سکے تو اپنے محسن کی بھلائی کا اقرار کرے اور اس کی تعریف کرے اس طرح شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی یہ نہیں کہ اس کے ساتھ بھلائی کرو جو تم پر احسان کرے بلکہ بھلائی یہ ہے کہ جو احسان نہ کرے اس پر بھی احسان کیا جائے۔ ہمارے لیے اللہ کا یہ ہی حکم ہے۔ هل جزآء الاحسان الا الاحسان۔ ترجمہ۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

پڑھیے اور مسکرائیے

محمد ارشد اعوان مرادپور رحیم یار خاں

● گاہک، دوکاندار سے ـــ جناب میں نے گذشتہ قبل مرغ کا آرڈر دیا تھا، ابھی تک نہیں آیا؟
دوکاندار، جناب پڑوسیوں کا مرغ پکڑنا کوئی آسان بات تو نہیں، دیر تو لگے گی۔

● استاد! شاگرد سے ـــ تمہارا نام کیا ہے؟
شاگرد: جناب! لڈو۔
استاد: تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟
شاگرد: جناب! گلاب جامن۔
استاد: رہتے کہاں ہو؟
شاگرد: مٹھائی کے ڈبے میں۔
استاد: کیا بکواس ہے؟
شاگرد: جناب! آپ ہی تو روزانہ کلاس میں کہا کرتے ہیں کہ میٹھی میٹھی باتیں کیا کرو۔

بقیہ: آپ کے مسائل

کافر و زندیق اور اسلام سے خارج ہے۔ دیندار انجمن والے جو چنے کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں، ان کو بانی اور دینی پیشوا مانتے ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کے تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنا جائز نہیں، اسیطرح شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں شرکت کرنا بھی جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہ احسان اللہ عفا اللہ عنہ دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

پروانۂ ختم نبوت حافظ محمد رمضان کو صدمہ

خوشاب (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ مہینے پروانۂ ختم نبوت حافظ محمد رمضان صاحب کے والد الحاج فتح الدین صاحب انتقال کر گئے ان کی نماز جنازہ ختم نبوت کے رہنما قاری سعید احمد نے پڑھائی، مرحوم ایک مخلص صوم صلوٰۃ کے پابند اور شریف انسان تھے انہوں نے ختم نبوت اور دیگر تنظیموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کام کرتے رہے مرحوم کے جنازے میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی، مولانا بشیر احمد صاحب مولانا سلیمان صاحب، قاری سعید احمد، جمعیت علمائے اسلام کے نشر و اشاعت سیکرٹری صوفی نذیر احمد اور جنرل سیکرٹری حافظ محمد مبارک جمعیت اعلائے اسلام نے حافظ محمد رمضان صاحب پروانۂ ختم نبوت سے تعزیت کی

اخبار ختم نبوت

ضلع مانسہرہ میں قادیانی مصنوعات کی ناکہ بندی

مسلمانوں نے نقصان کے باوجود طے شدہ سودے منسوخ کر دیئے

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی) بفضل خداوند قدوس ضلع مانسہرہ میں بالخصوص اور ہزارہ ڈویژن میں بالعموم جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانی مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ کا حکم دیا تو اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ ضلع مانسہرہ میں شیزان کی تقریباً ناکہ بندی شروع ہے۔ جنوری ۸۷ء میں ضلع ایبٹ آباد کے شیزان ایجنسی کے مالک مانسہرہ آئے اور حافظ محمد الیاس صاحب سے کہا کہ آپ شیزان کے آرڈر بک کرا دیں آپ کو زیادہ منافع دیا جائے گا۔ چنانچہ حافظ صاحب نے آرڈر بک کرا دیا اور ستر ہزار روپیہ ادا کر دیا چونکہ اس وقت تک مجلس کا فیصلہ سرعام نہ آیا تھا۔ جب عالمی مجلس نے پورے ملک میں مقامی مجالس سے رابطہ کیا اور اطلاع دی تو مانسہرہ مجلس نے کاروائی شروع کر دی اور مانسہرہ کے شیزان کے ڈیلرز حضرات سے رابطہ کیا تو جو آرڈر جنوری میں بک کرائے جا چکے تھے۔ وہ انہوں نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے منسوخ کر دیئے جس سے انہیں تقریباً پندرہ، بیس ہزار کے قریب نقصان ہوا جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ اب شیزان بیچنے والوں کی طرف سے زیادہ منافع کے سبز باغ دکھائے جا رہے ہیں۔ ہم تمام اندرون و بیرون ملک عوام اور دیگر حضرات سے درخواست کریں گے کہ خدارا غیرت اسلامی کا ثبوت دیتے ہوئے شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کیونکہ "ماں کی سوکن بیٹی کی سہیلی نہیں ہو سکتی"۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران شیزان کے مالکان نے اسلام قبول کر لیا تھا اس لیے کہ اس وقت پورے ملک میں مسلمان عوام نے مکمل بائیکاٹ کیا تھا۔ لیکن جب تحریک ختم ہوئی تو پھر قادیانی بن گئے بقول شخصے "جھتے دی کھوتی اُتھے وخ کھوتی" دوبارہ شیزان کے مالکان مرتد ہو گئے صرف جان کے تحفظ اور بائیکاٹ سے بچنے کے لیے کلمہ کا اظہار کیا تھا اور یہی قادیانی لوٹ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ کہ جب جان کا خطرہ ہو تو مرزا قادیانی پر چار حرف (لعنت بھیج دو) اور جب خطرہ ٹل جائے تو پھر مرتد بن جاؤ۔

سعودی حکومت نے شیزان کے بارے میں وضاحت طلب کر لی

سعودی عرب کی حکومت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے قادیانی کمپنی "شیزان" کے بارے میں وضاحت طلب کر لی۔ مذکورہ وزارت نے اپنے ایک خط کے ذریعہ "شیزان" کی تیار کردہ تمام مصنوعات کی فہرست طلب کی ہے تاکہ اس کی روشنی میں کوئی کاروائی کی جا سکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہ فہرست روانہ کر دی ہیں اور سعودی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شیزان کی تمام مصنوعات کو مملکت میں فروخت پر پابندی لگا دے واضح رہے کہ گذشتہ چند ماہ سے قادیانی کمپنی شیزان سے بائیکاٹ کی مہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شروع کر رکھی اور وہ مہم کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ ملک بھر سے ایسی اطلاعات مل رہی ہیں جس سے پتہ چل رہا ہے کہ جیسے جیسے لوگوں کو معلوم ہو رہا ہے کہ "شیزان" قادیانی کمپنی ہے ویسے ویسے بائیکاٹ کی مہم میں تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ بعض جگہ سے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ لوگوں نے شیزان کی بوتلوں کو توڑا ہے اور بعض جگہ "شیزان" کی گاڑی کو علاقہ سے بھگا دیا گیا ہے۔

مولانا فقیر محمد کا بیان

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے ایک برقیہ کے ذریعہ صدر مملکت و چیف آف آرمی اسٹاف جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو، اور وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور سید قاسم علی شاہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان کی مسلح افواج سے علیحدہ کیا جائے۔ برقیہ میں کہا گیا ہے کہ قومی اسمبلی میں بتایا گیا کہ ۲۰۰ قادیانی آفیسر پاکستان کی مسلح افواج میں ہیں۔ اس ضمن میں تحقیقات کرائی جائے کہ ان قادیانیوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم یا احمدی مسلم ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ قادیانی مذہب کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیدیا تھا۔ جب کہ مسلمان فوج جہاد کی پابند ہوتی ہے۔ اس لیے اب قادیانیوں کو مسلح افواج پاکستان میں ملازم رکھنا یا بھرتی کرنا غلط اقدام ہے جب کہ قادیانیوں کی بھارت کے ساتھ وابستگی اٹل ہے۔ جس کا ثبوت ربوہ میں قادیانیوں کے قبرستان میں ان کتبوں سے ملتا ہے۔ جس پر یہ عبارت درج ہے کہ اکھنڈ بھارت ہونے پر ہماری لاشیں نکال کر قادیان میں دفن کی جائیں۔ تار میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان کی مسلح فوج سے فارغ کیا جائے خاص طور سے اس وقت جب کہ پاکستان کو بھارت نے حالتِ جنگ میں کھڑا کر دیا ہے۔ قادیانیوں کی تخریب کاری سے ملک کو بچایا جائے۔

چک ۱۲۳ اور براہمن والا میں شیزان کا بائیکاٹ

(جڑانوالہ نمائندہ ختم نبوت) جڑانوالہ کے قریب چک ۱۲۳ اور براہمن والا میں قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری کا بائیکاٹ شروع ہو گیا۔ اس سلسلہ میں براہمن والا کے حافظ محمد الیاس صاحب اہم کردار ادا کر رہے ہیں تمام دوکانداروں نے ان کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے شیزان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

فیروزہ میں قادیانی مشروبات کا بائیکاٹ

فیروزہ (نامہ نگار) فیروزہ شہر ضلع رحیم یار خان میں ہوٹل والوں نے شیزان لینے سے انکار کر دیا تفصیلات کے مطابق گذشتہ روز ڈسٹری بیوٹر شیزان سپلائی کرنے کے لیے مارکیٹ میں لائے تو ہوٹل والوں نے شیزان کمپنی کی تمام مصنوعات لینے سے انکار کر دیا۔ ہوٹل والوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ آج تک ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ مشروب مرزائیوں کا ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ آج سے حلف اٹھاتے ہیں کہ اب شیزان کی مصنوعات فروخت نہیں کریں گے جن ہوٹل والوں نے شیزان کا بائیکاٹ کیا ان کے نام یہ ہیں۔ حاجی محمد اسمٰعیل ہوٹل، غلام نبی ہوٹل، خالد محمود ہوٹل، ریاض ہوٹل وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔ ان صاحبان نے مزید کہا کہ وہ دیہی علاقوں اور شہر میں شیزان کی مصنوعات کے خلاف ایک سرگرم تحریک چلائیں گے۔

نئی مسلمان کر دی جائے ورنہ اگر حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی اس سلسلہ علماء نے بھی اپنے خطبات جمعہ میں پُرزور احتجاج کیا ہے اور پورے علاقہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

ٹنڈو غلام علی میں قادیانی لڑکیوں کا بائیکاٹ

۱۶ مئی نامہ نگار ختم نبوت ٹنڈو غلام علی۔ گذشتہ دنوں میں گورنمنٹ پراونشل انٹرمیڈیٹ ہائی سکول فار گرلس ٹنڈو غلام علی کی باشعور غیرت مند مسلمان لڑکیوں نے قادیانی لڑکیوں کا بائیکاٹ کیا تفصیل کے مطابق انھوں نے جو گرلس ہائی سکول ٹنڈو غلام علی میں پڑھتی ہیں قادیانیت کے پردے چاک کر دیے۔ سکول میں ختم نبوت کا لٹریچر اور ہفت وار انٹرنیشنل رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے سکول لے جاتی تھیں یہ بات قادیانی لڑکیوں کو ناگوار گزری انھوں نے پہلے مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن بالآخر ان قادیانی لڑکیوں کو گورنمنٹ پراونشل انٹرمیڈیٹ ہائی سکول فار گرلس ٹنڈو غلام علی چھوڑ کر کہیں اور پڑھنے کے لیے جانا پڑا۔ مسلم غیرت مند طالبات کی وجہ سے یہ گرلس سکول غلاظت سے پاک ہو گیا اور اب صرف خاتم النبیین کے کلمہ حق پڑھنے والی بہنیں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

محمد شفیع اشرف قادیانی کا گمراہ کن بیان

مولانا غلام حسین جھنگ کی مذمت

۱۰ مئی کی جنگ لاہور کی اشاعت میں محمد شفیع اشرف قادیانی نے ربوہ سے بیان دیا ہے کہ قادیانی جماعت محب وطن اور خالص دینی جماعت ہے حالانکہ یہ بیان بالکل غلط ہے قادیانی جماعت ملک و ملت کی بے وفا اور دشمن جماعت ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بنگلہ دیش سلہٹ کا قیام

سلہٹ (خصوصی رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سلہٹ کے قیام کے مقصد پر ایک ضروری مجلس زیر صدارت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب (پرنسپل جامعہ مدنیہ اسلامیہ سلہٹ) منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع سلہٹ کے نامور علمائے کرام اور دیندار حضرات شریک ہوئے۔ اجلاس میں یہ بات طے پائی کہ اگرچہ بنگلہ دیش میں قادیانی فتنہ کا زور نہیں ہے۔ تب بھی ان کی خفیہ سازشوں اور اس فتنہ کی بیخ کنی علماء حق پر ضروری ہے۔ اہل مجلس نے یہ عزم ظاہر کیا کہ ہم آخر دم تک کوشش کر کے ان کی خفیہ تدابیر کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔

اس غرض سے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن کو صدر اور حضرت مولانا محمد نظام الدین صاحب کو ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد سبحان صاحب کو ناظم نشر و اشاعت اور مولانا محمد رضاء الکریم صاحب کو ناظم تنظیم اور الحاج سید محمد عطاء الرحمٰن صاحب کو خازن مقرر کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سلہٹ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

صدر مجلس نے آخر میں یقین اور عزم و جزم ظاہر کیا کہ بنگلہ دیش میں مسلمان اور مرزائی کافر ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ بنگلہ دیش کے مسلمان ایک بھی مرزائی یا قادیانی کے وجود کو برداشت نہیں کریں گے بلکہ اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

قادیانی نمبردار نے ختم نبوت کی نعت پڑھنے پر ایک مسلمان بچے کی پٹائی کر دی

جڑانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) چک ظفر والا میں جہاں کا نمبردار قادیانی ہے۔ وہاں ایک مسلمان بچے نے ختم نبوت پر نعت پڑھی تو قادیانی نمبردار نے نعت پڑھتے ہوئے بچے کو پکڑ لیا اور اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے گھر لے گیا اور اس کی خوب پٹائی کی۔ یہ خبر جڑانوالہ میں پھیل گئی ہے اور یہاں زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ جڑانوالہ کے عوام نے حکومت کو پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ اس قادیانی نمبردار کو فوراً گرفتار کیا جائے اور اس کی نمبرداری ختم کر کے

اخبار ختم نبوت

ہے الله کے پوپ کا بیان آج تک منظر عام پر ہے کہ ہم پاکستان نہیں بننے دیں گے اور اگر بن گیا تو ہم کوشش کریں گے کہ پاکستان ختم ہو جائے جس جماعت کا یہ عقیدہ ہو وہ پاکستان وفادار کیسے ہو سکتی ہے جو ۶۵ء کی جنگ میں مات کر ربوہ میں چراغاں کرکے دشمن کو موقع دے حملہ کرنے کا وہ ملک کی وفادار جماعت کیسے ہو سکتی ہے (۳) خالص دینی جماعت یہ بھی کوئی ہے قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ مرزا کے متعلق قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ کہ محمد رسول اللہ سے صرف تین ہزار معجزات ثابت ہیں جبکہ مرزا دجال سے دس لاکھ معجزات سرزد ہوئے اور جو مرزا دجال کو اللہ کا نبی نہیں مانتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں ظفر اللہ قادیانی نے صرف اس لئے قائد اعظم محمد علی کا جنازہ نہیں پڑھا تھا کیونکہ محمد علی جناح کافر ہے ان حقائق کی روشنی میں قادیانی جماعت کیسے ملک و ملت کی وفادار کر سکتی ہے اور ایسی جماعت کیسے دینی جماعت ہو سکتی ہے شفیع قادیانی کے بیان سے جہاں عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں وہاں ملک پاکستان کے آئین کی کھلم کھلا بغاوت ہے اس لئے اسکے خلاف فوراً پرچہ درج کرکے گرفتار کیا جائے۔

قبول اسلام

قاری محمد عبد اللہ شادن لنڈ

قصبہ شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے معروف خاندان (قوم حیدرانی) کے ایک ہی کنبہ کے چالیس ۴۰ افراد نے مولانا محمد بخش خطیب جامع مسجد مدنی کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کر لیا۔ انکے اجمالی طور پر نام یہ ہیں غلام حیدر خاں ولد سکندر خان حیدرانی۔ حاجی عبد الغفور خان ولد غلام حیدر خاں حیدرانی۔ محمد شریف خان پیش سپرنٹنڈنٹ واپڈا ڈاکٹر نیاز احمد ولد غلام حیدر خان مع عورتوں بچوں سمیت مسلمان ہو گئے واضح رہے ان مذکورہ افراد کے قبول اسلام کا سبب ایک ہفتہ قبل ایک قادیانی مردہ کو متنازعہ فیہ اراضی میں دبانے کا واقعہ پیش آیا وہ یوں ہوا کہ اسی قصبہ شادن لنڈ کے عبد القادر نامی قادیانی مر گیا۔ قادیانیوں نے وہاں متنازعہ اراضی میں دفن کرنا چاہا جس پر مسلمان مشتعل ہو گئے۔ مزاحمت ہوئی بالآخر قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔ آخر کار آنجہانی عبد القادر کی لاش کو ڈیرہ غازی خاں شہر میں لے جایا گیا۔ اور پھر وہاں اسے دبا دیا گیا۔ اس ذلت و رسوائی کو دیکھ کر مذکورہ افراد و مسلم متاثر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ انکو اور سب مسلمانوں کو دین حق پر استقامت نصیب فرمائے آمین۔

قادیانی فتنہ ختم کیے بغیر مسلمانوں کا مستقبل محفوظ نہیں ہو سکتا!

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) انجمن سپاہ صحابہؓ ضلع بہاولنگر کے ضلعی ناظم اعلیٰ حفیظ اختر شاکر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کمیونسٹ لابی اور مرزائی مل کر ملک کے امن و امان کو خراب کر رہے ہیں جناب حفیظ اختر شاکر نے مزید کہا کہ جب تک قادیانی فتنہ دنیا سے ختم نہیں کیا جاتا نہ صرف پاکستان بلکہ امت مسلمہ کا مستقبل محفوظ نہیں ہو سکتا

قادیانی مردہ کو شادن لنڈ کی زمین نے قبول نہیں کیا۔ اس واقعہ کے بعد چالیس قادیانیوں نے اسلام قبول کیا

رپورٹ: عبد الحمید بزدار شادن لنڈ

قصبہ شادن لنڈ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چند قادیانی رہتے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے اپنے اثر و رسوخ سے ایک مسلمان کی زمین اپنے لئے بطور قبرستان الاٹ کروالی جب مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا اس بارے میں چل رہا ہے اور آج تک فیصلہ نہیں ہوا جبکہ اسی اراضی پر قادیانیوں نے چار دیواری بھی تعمیر کر لی تھی۔

اب جبکہ ۸۷/۵/۵ کو عبد القادر قادیانی مر گیا تو قادیانیوں نے سوچا کہ رات کے وقت جونکہ مسلمان نماز تراویح میں مصروف ہوں گے اور چوری چھپے لاش کو متنازعہ اراضی میں دفن کر دیں گے۔

لہٰذا انہوں نے اندھیرے میں جا کر قبر کھودنا شروع کر دی۔ ادھر مسلمانوں کو جب علم ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے انہیں اطلاع دی کہ آپ ایسا نہ کریں۔ لیکن قادیانی اپنی اس حرکت سے نہ رکے اور بضد ہو گئے کہ ہم لاش یہیں دفن کریں گے۔ آخر کار مسلمانوں نے مجاہد ختم نبوت زندہ باد بلند کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ مرزائی وہاں سے بھاگ گئے مسلمانوں نے اپنے قائد مجاہد ختم نبوت مولانا محمد بخش کی قیادت و امامت میں نماز عشاء وہاں میدان میں ادا کی اور تراویح بھی اسی میدان میں پڑھی۔ تقریباً ایک بجے شب فدایان ختم نبوت جن کی تعداد تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے اس چار دیواری کو گرا کر کامیاب واپس ہوئے۔ صبح سویرے قادیانیوں نے عبد القادر قادیانی کی لاش کو ڈیرہ غازیخاں میں جا کر قادیانی مرگھٹ میں دفن کیا۔

میں اہلیان شادن لنڈ اور تحریک ختم نبوت کے مجاہد مولانا محمد بخش صاحب کو اس کامیاب کاروائی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ رب کائنات اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ختم نبوت کے عقیدہ پر ہمیں تادم زیست قائم رکھے اور مسلمانوں کی اس محنت کو منظور فرما کر آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

گجرات کے ممتاز علماء دین کو بری کر دیا گیا

مسجد خاتم الانبیاء گجرات پر مرزائی ایک عرصہ سے ناجائز قابض تھے یہ مسجد مسلمانوں نے ۱۹۸۴ء کو مرزائیوں سے واپس لی تھی۔ مرزائی جماعت کے امیر منیر نے گجرات کے علماء کرام مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد عبدالرؤف شاہ، چوہدری محمد خلیل، نوابزادہ غضنفر علی عرف گل، مولوی محمد اشرف، نعمان کلیم اور کلیم اللہ بٹ پر ۵۰ ہزار روپے کا سامان چوری کرنے کا مقدمہ کر دیا۔ تقریباً ۲/۱ ۲ سال تک مقدمہ چلتا رہا اور اس عرصہ میں ثبوت کے طور پر ایک بھی گواہ پیش نہ کر سکے بلکہ گواہی دینے کیلئے عدالت میں حاضر تک نہیں ہوئے چنانچہ جناب افتخار احمد صاحب ہنڈل مجسٹریٹ درجہ اوّل گجرات نے ملزمان کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے ۸۶/۱۲/۱۸ کو چوری کے مقدمہ سے باعزت طور پر بری کر دیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کا قتل

قادیانیوں کی سازش ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے کہا ہے کہ لاہور کے ایک جلسہ عام میں بم کے دھماکے سے قتل ہونے والے معروف عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر قادیانیوں کی سازش کا شکار ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ صاحب نے جلسے سے دوران بیشتر جینیوا میں ختم النبیین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کو للکارا تھا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اور اس کی ذریت کے شرانگیزیوں سے عوام الناس کو مطلع کیا تھا۔ حاجی عبدالحمید صاحب نے کہا کہ حکومت لیاقت علی خاں، مولانا اسلم قریشی اور اشرف ہاشمی کے قاتلوں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہا ہے کیونکہ ان سب شخصیات کے قاتل قادیانی ہیں۔ اور حکومت چونکہ قادیانی نواز ہے۔ مسلم لیگ کی حکومت نے ہی ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ۱۰ ہزار مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ اب علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتل بھی قادیانی ہیں۔ اور باوجود ایک ماہ گزرنے کے حکومت نے ابھی تک کوئی ملزم گرفتار نہیں کیا۔ چند دن تک جب حکومت خود انہیں باہر بھیج دے گی اور اعلان کر دیا جائے گا کہ علامہ صاحب کے قاتل بیرون ملک بھاگ گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ علامہ صاحب کا قاتل قادیانیوں کی ایک سازش ہے کہ مسلمانوں کے مختلف مسالک کے لوگوں کو آپس میں لڑا دیا جائے۔ تاکہ بدامنی اور ہنگامہ آرائی ہو کر مرزا طاہر جیکرزلے کی پیش گوئی کہ پاکستان جلد ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا پوری ہو سکے۔ انہوں نے حکومت سے کہا کہ اگر وہ علامہ صاحب کے قاتل گرفتار کرنے میں ناکام ہے تو اسے فوراً مستعفی ہو جانا چاہیے۔ اس سے بیشتر علامہ صاحب کی نماز جنازہ غائبانہ طور پر ادا کی گئی۔ جس میں شہریوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ایک پرامن جلوس نکالا گیا۔ آخر میں مولوی تاج دین صاحب، ملک محمد صدیق صاحب، ملک یٰسین صاحب اور دیگر معززین شہر نے خطاب فرمایا۔ جس میں علامہ صاحب کے قاتلوں کو گرفتار کرنے پر زور دیا گیا۔

رسالت مآب کی شان میں گستاخی کے

ملزم کے مقدمے کی سماعت!

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ محمد حنیف اعوان نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے الزام میں ملوث مرزا عبدالسمیع چوہدری کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-بی کے تحت درج مقدمے کی سماعت کا چالان پیش ہونے کے بعد ۱۲ / ربیع تک ملتوی کر دی۔ ملزم کے خلاف یہ مقدمہ تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے درج کرایا تھا۔

مولانا غلام ربانی کو دھمکی آمیز خط لکھنے پر مذمت

ٹانک (ہمارے نمائندے کی اطلاع کے مطابق شہر ٹانک میں ختم نبوت کے ایک اجلاس میں جس کی صدارت استاد العلماء حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب نے کی امیر ختم نبوت ٹانک مولانا غلام محمد اور جنرل سیکرٹری قاضی محمد اقبال شاکر نے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام ربانی کو مرزائیوں کی طرف سے موصول ہونے والے دھمکی آمیز خط کی مذمت کی اور مرزائیوں کو خبردار کیا کہ وہ اپنے اس مذموم فعل سے باز آجائیں ورنہ کراچی سے پشاور تک کے فدائین ختم نبوت ان کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑیں گے آخر میں انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ان ملک وملت کے دشمنوں کا محاسبہ کرے ورنہ تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

کا کنڈھ کوٹ میں خطاب

کنڈھ کوٹ سندھ (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے مدرسہ جامعہ دارالفیوض کنڈھ کوٹ کی جامع مسجد میں رد قادیانیت پر مدلل تقریر کی اور فرمایا ہم مسلمانوں میں جب تک جان ہے ان شاء اللہ مرزائیت کا جنازہ قادیان روانہ کریں گے انہوں نے آخر میں سب مسلمانوں نے وعدہ کیا کہ ہم شیزان کمپنی کی ہر چیز کا بائیکاٹ کریں گے مولانا نے کشمور کے غیور مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شیزان کمپنی کا ٹرک کشمور سے واپس روانہ کر دیا۔

لاہور میں بم کے دھماکہ پر شدید ردعمل

مجرموں کو جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر حاجی سیف الرحمٰن، مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولنگر کے امیر قاری عبدالغفور بہاولپور کے ممتاز علماء مولانا غلام مصطفیٰ مولانا محمد یوسف نے ایک مشترکہ بیان میں جمعیت اہلحدیث کے مرکزی

راہنماؤں علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمان یزدانی کی المناک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ بالا راہنماؤں کی دردناک موت اور دھماکے کے مجرموں کی عدم بازیابی حکومت کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔

چونیاں ضلع قصور عالمی مجلس کے عہدیدار

امیر چوہدری شمیم الرحمان ایڈووکیٹ، نائب امیر مولانا حاجی محبوب الٰہی انجینیر، جنرل سیکرٹری۔ محمد اسلم نعیم جوائنٹ سیکرٹری۔ مولانا قاری غلام رسول سلیمی، سیکرٹری رابطہ: حافظ مشتاق احمد خطیب اعظم چونیاں

بقیہ: قادیانی مصنوعات

وقت تک بائیکاٹ جاری رکھا جائے جب تک وہ

- اپنے آپ کو صدق دل سے مملکت اسلامی پاکستان میں اقلیت تسلیم نہیں کر لیتے اور ملک کی ایک وفادار اقلیت کے طور پر رہنے کے لیے حکومت اور مسلمان عوام کو یقین نہیں دلاتے
- قادیانی/لاہوری اپنی اقلیتی حیثیت میں رہتے ہوئے اسلام اور شعائر اسلام کی توہین و تکذیب سے باز نہیں آجاتے
- اپنے عقائد کی سرگرمیوں کو دوسری اقلیتوں کی طرح اپنے دائرہ کار میں محدود نہیں کر لیتے۔
- تمام دنیا میں مرزا طاہر کے ذریعے یہ اعلان نہیں کر دیتے کہ وہ پاکستان میں اقلیت ہیں اور وہ بے شک اسلام اور دائرہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

ان ضروری اعلانات کے بعد پاکستان کا ہر مسلمان اور پاکستان کی حکومت قادیانیوں کو وہ تمام مراعات اور سہولتیں دینے کے لیے تیار ہوں گے جو اسلامی مملکت میں ایک اقلیت کو حاصل ہونا چاہئیں، جب تک قادیانی / لاہوری اپنی موجودہ منافقانہ روش نہیں چھوڑتے علمائے امت کا یہ فیصلہ بہر حال صحیح ہے کہ قادیانی / لاہوری گروہ کی مصنوعات کا ہر سطح پر ہر مقام اور ہر شہر میں اقتصادی / معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے ——— اس کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ پاکستان کے تمام شہری اپنے اپنے مقامات پر قادیانی کارخانوں مصنوعات اور کاروباری اداروں کا پتہ لگائیں اور اس وقت تک ان کا اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ جاری رکھیں۔ جب تک یہ ادارے اور ان کے مالک اپنی اقلیتی حیثیت کا اعلان پیش نہیں کر دیتے۔

بقیہ: خط کا جواب

گئے تو ایسے حالات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما انا علیه و اصحابی کہ میرا اور میرے صحابہؓ کا دامن تھام لینا یا میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پر چلنا۔ یہ حدیث پاک تو ببانگ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اگر نبوت جاری ہوتی یا اور رسول آنے ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے سامنے ان آنے والے نبیوں اور رسولوں کا تذکرہ بھی کرتے۔

۳۔ مرزا قادیانی اُمت کے اجماعی فیصلے (دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع) کے خلاف دعوے نبوت کر کے کافر ہوا اور اس کے پیروکار اس لیے کافر ہوئے کہ وہ اس کو نبی اور نہ جانے کیا کیا مانتے ہیں لیکن آپ (قادیانی) بھی تو دنیا کے کروڑ ہا بلکہ ایک ارب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کے نزدیک وہ بھی کافر ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی کا نام بھی نہیں سنا

اب سنیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے کسی بات کو میری طرف منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اس کا گھر آگ ہے۔"

چونکہ مرزا قادیانی نے جتنے بھی جھوٹ موٹ دعوے کیے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ قرآن و حدیث میں معنوی و لفظی تحریف کا مرتکب ہوا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس کا اسلام انگریز کی اطاعت کے ساتھ مشروط ہے جو انگریزوں کے جاسوس ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ——— سابقہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تمسخر اڑایا وغیرہ وغیرہ، ان وجوہات کی وجہ سے مرزا قادیانی بھی کافر و مرتد ہے اور جو اسے کسی بھی رنگ میں اپنا پیشوا مانتا ہے وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد ہے۔ اس لیے مرزائیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ بزرگان دین، ائمہ کرام، مفسرین، محدثین کے طرز عمل کے عین مطابق ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ فرمائیں تو مرزا قادیانی کے مکمل دعاوی کی فہرست اور اس کی گمراہ کن تحریریں مع حوالہ جات پیش کی جا سکتی ہیں۔

بقیہ: فضائل صدقات

ان کی لغزشوں کا بدلہ ہو جاتا ہے، باقی بیشتر درجے رفع درجات کا سبب ہوتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ آدمیوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ جل شانہٗ کے نزدیک وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے (مشکوٰۃ)

"مخلوق ساری کی ساری اللہ کی عیال ہے" مشہور حدیث ہے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے نقل کی گئی، علماء نے لکھا ہے کہ جیسا آدمی اپنے عیال کی روزی کا اہتمام کرنے والا ہوتا ہے، اسی طرح حق تعالیٰ شانہٗ بھی اپنی ساری مخلوق کے روزی رساں ہیں، اسی لحاظ سے ان کو اللہ کے عیال بتایا گیا ہے۔ اہتمام، تکفل اور اس صفت میں مسلمانوں کی بھی خصوصیت نہیں ہے، مسلمان، کافر سب ہی شریک ہیں بلکہ سارے حیوانات اس میں داخل ہیں کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی مخلوق اور اس کے عیال ہیں جو سب کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے والا ہوگا وہ حق تعالیٰ شانہٗ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

بہاول نگر میں دو مرزائیوں کو نمازِ جنازہ سے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔

بہاولنگر میں بشیر احمد آڑھتی غلہ منڈی والے بقضائے الٰہی فوت ہوگئے دوسرے رشتہ داروں کے علاوہ ان کے دو سوتیلے بھائی جو کراچی میں رہتے ہیں دونوں ہی مرتد ملحد اور زندیق مرزائی تھے ان کو بھی وفات کی اطلاع دی گئی وہ بہاولنگر پہنچے اور جنازے کے ساتھ چل کر جنازہ گاہ پہنچے اور صفوں میں کھڑے ہوگئے، جب اس کا علم حضرت مولانا قطب الدین صاحب استاذ الحدیث جامع العلوم و خطیب جامع مسجد کو ہوا تو انہوں نے محمد رسول اللہ کے غدار ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے اسرائیل کے ایجنٹ مرزائی مسلمانوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتے لہٰذا ان کو دھکے دیکر نکال دیا جائے ورنہ نمازِ جنازہ نہ ہوگی مسلمان مشتعل ہوگئے مرزائیوں پر لعنتوں کی بارش برسا دی اور دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ مرزائی ذلیل ہو کر واپس چلے گئے ختم نبوت یوتھ فورس کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت حکیم محمد اسماعیل عالم مبلغ بہاولنگر ہوا جس میں قاری عبدالغفور صاحب، شیخ عبدالستار، شیخ عبدالکریم، شیخ عبدالرشید، حکیم نذر محمد، سید محمود الحسن شاہ، غلام ربانی، محمد یسین خان، عارف حسین، اعجاز رؤف، شیخ محمد انور، شیخ محمد اکرم، قاری حبیب اللہ مولوی سعید احمد، محمد مجاہد، محمد شاہد، محمد ارشاد قمر، حافظ زاہد، محمد رضا کبیریا، محمد قاسم، محمد ایاز قمر، قاری ذوالفقار علی، شیخ محمد طاہر صاحب، حفیظ اختر شاکر ناظم دفتر، حافظ عتیق الرحمٰن، شیخ خلیل و دیگر کارکنان ختم نبوت یوتھ فورس شریک ہوئے۔ بشیر احمد مرحوم کے دعائے مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جوار رحمت میں رکھے۔ ختم نبوت یوتھ فورس و اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا قطب الدین صاحب جو حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرید خاص ہیں ان کو مبارک باد دی کہ انہیں نے بہت بڑا جہاد کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ لیہ کے صدر کے اعزاز میں افطار پارٹی

انجمن سپاہ صحابہؓ لیہ کے صدر کے کوئٹہ پہنچ گئے وہ بلوچستان کے مختلف شہروں کا تفصیلی دورہ کرکے انجمن سپاہ صحابہؓ کا پروگرام پیش کریں گے۔ گذشتہ شب کوئٹہ میں انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کی جانب سے قاری منور حسین کے اعزاز میں دی گئی افطار پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا انجمن سپاہ صحابہؓ کے قیام کا مقصد لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضؓ کی عظمت کو بیدار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تینوں صوبوں کی طرح اب بلوچستان میں بھی قائد اہلسنت مولانا حق نواز جھنگوی کی قیادت میں پورے صوبہ میں عظمت صحابہؓ کے کام کریں گے۔ اس سلسلے میں مولانا حق نواز جھنگوی بلوچستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔ آخر میں انہوں نے اپیل کی کہ نوجوانوں کو چاہیے وہ صحابہؓ کرام کی عظمت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں

مانسہرہ میں خیزران کا مکمل بائیکاٹ

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوة) رمضان المبارک کے آغاز میں بے خبری سے ایک دوکاندار نے ماڑی شاہول کے دوکانداروں کو خیزران کے کئی کارٹن بھیج دیے۔ ہمارے گاؤں اور علاقہ کے بزرگ اور مدرسہ تدریس القرآن ماڑی شاہول مدرس و خطیب صاحب مولانا شفیق الرحمان ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد وقتاً فوقتاً کراتے رہتے۔ اور انکی کوشش بارآور ثابت ہوئی تمام دوکانداروں نے خیزران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا اور معززین علاقہ نے بھی بھرپور ساتھ دیا، اور کارٹن آگئے تھے وہ جوں کے توں واپس بھیج دئے گئے۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں نے مرزا قادیانی کے مشن کی اعانت کرنے والے اداروں یا کمپنیوں کے مال و اسباب خریدنے سے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ٹیلیوژن کارپوریشن پر خیزران کی مصنوعات کو مشتہر کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔ ایسے اشتہارات پیش کرنے سے پاکستان کی مسلم اکثریت کی دل آزاری ہوتی ہے۔ نیز بی بی سی لندن کے جریدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی شبیہ شائع کرنے پر شدید مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس پر حکومتِ برطانیہ سے باقاعدہ احتجاج کرے۔

حضرت امیر مرکزیہ کی مزارات پر حاضری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد نقشبندی، مجددی، سراجی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، ختم نبوت کانفرنس تونسہ شریف کے موقعہ عارف باللہ خواجہ اللہ بخش تونسویؒ اور ولی کامل سر تاج الصوفیاء خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ کے مزارات پر تشریف لے گئے مزارات کی زیارت کے علاوہ آپ نے وہاں دعا بھی فرمائی، دیر تک آپ مزارات، مدرسہ مسجد، کتب خانہ میں آپ تشریف فرما رہے۔ جامع مسجد و مدرسہ کے علماء کرام اور سجادہ نشین حضرات نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں سے فراغت کے بعد جب صدیق آباد کے لیے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ نے سلطان الاولیاء حضرت سلطان باہوؒ کے مزار پر حاضری دی۔ اس موقعہ پر آپ نے جماعت کی نماز بھی جامع مسجد سلطان الاولیاء میں ادا فرمائی آپ نے اس موقعہ پر دعا بھی فرمائی۔ اس سفر میں مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ محمد عابد نقشبندی مجددی، سراجی، جناب افضل صاحب اور جناب ریاض صاحب کو بھی آپ کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اہم مطالبات

(۱) محترمی صدرِ مملکت، جناب وزیرِ اعظم و معزز ارکان پارلیمنٹ . السلام علیکم ورحمۃ اللہ ——— گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے، جس کا تحفظ اور اسکے تقاضوں کی تکمیل ہر مسلمان کے فرائض میں شامل ہے اس سلسلہ میں چند اہم امور آپکی توجہ کیلئے پیش کئے جارہے ہیں، ازراہِ کرم ان مطالبات کی منظوری کیلئے فوری قدم اٹھاکر ناموسِ رسالت علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کے تحفظ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں.

(۲) پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے. مملکت کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے، اسلئے خود حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کی جو سفارش کی ہے اسے منظور کرکے قانونی شکل دیجائے (۳) قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے ۱۹۸۴ء میں جو صدارتی آرڈیننس نافذ ہوا تھا اس پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں اور دیگر عمارات پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرکے کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں. لیکن قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے خاموش ہیں، اسلئے صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کا سختی کیساتھ اہتمام کیا جائے (۴) مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے چار سال ہوچکے ہیں لیکن حکومت انکے اغواء کا سراغ لگانے میں قطعی ناکام رہی ہے بلکہ اسلم قریشی کے ورثاء کی نشاندہی کیمطابق ملزمان کو شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا جارہا ہے اور تفتیشی ادارے اسوقت عملاً معطل ہیں، مولانا اسلم قریشی کی بازیابی بہرحال حکومت کی ذمہ داری ہے، ۱۶ فروری ۸۶ء کو وزیر اعظم پاکستان نے مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے، (۵) ساہیوال اور سکھر میں قادیانی جارحیت کا شکار ہونیوالے شہدائے ختم نبوت کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان کیا گیا، رحم کی اپیلیں صدرِ مملکت کی میز پر پڑی ہیں، جان بوجھ کر تاخیر کرکے انکو سول عدالتوں میں جانیکا موقعہ فراہم کیا جارہا ہے. حکومت ان فیصلوں پر بلاتاخیر عمل کرکے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے. (۶) کسی بھی نظریاتی مملکت میں کلیدی اسامیاں مملکت کے بنیادی نظریہ کے مخالفین کیلئے ممنوع ہوتی ہیں، اسلئے فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کیلئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے (۷) قادیانیوں نے مردم شماری اور ووٹروں کے اندراج میں خود کو غیر مسلم کے طور پر نہ لکھوانے اور اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں کو قبول نہ کرنے کو پالیسی بنالیا ہے جو آئین سے سراسر انحراف اور بغاوت ہے. قادیانیوں کو غیر مسلم ووٹروں کے خانے میں اندراج اور مخصوص نشستیں قبول کرنیکا قانوناً پابند بنایا جائے ورنہ قادیانی جماعت کیخلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلاکر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے (۸) مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ اور اسلام کا مخصوص شعار ہے اور کسی غیر مسلم کو مسجد کا نام اور ہیئت بطور عبادت گاہ استعمال کرنیکا حق نہیں ہے، اسلئے جو مساجد مسلمانوں نے تعمیر کی تھیں اور کسی طریقہ سے قادیانیوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں اور قادیانیوں کی تعمیر کردہ عبادت گاہوں کی ہیئت قانوناً مسجد سے مختلف مقرر کیجائے، (۹) قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے بیرونِ ملک مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اسلئے حکومت کیطرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ خوش آئند بات ہے مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کیلئے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈ میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اندراج ضروری ہے (۱۰) ربوہ کی زمین قیامِ پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں "انجمن احمدیہ" نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۹ سالہ لیز پر حاصل کی تھیں اور بعد میں جعلسازی کے ذریعہ مالکانہ حقوق حاصل کرلیئے "انجمن احمدیہ" کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں. (۱۱) ربوہ کا لفظ قرآن کریم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حوالہ سے مذکور ہے اور مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں عیسٰی ہونیکا دعویٰ کیا ہے اس بنیاد پر قادیانیوں نے اپنے صدر مقام کا نام ربوہ تجویز کیا تاکہ قرآن پاک کے حوالہ سے لوگوں کو دھوکہ دیا جاسکے اس فریبکاری کو ختم کرنے کیلئے ربوہ کا نام تبدیل کرکے تحریک ختم نبوت کے قائدِ اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے. حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف کے دو الگ محکمے قائم کرکے دونوں قسم کی وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کیطرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے

منجانب: کُل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان